

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, April 9, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes after five in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Mir Hamayoon Khan Mari) in the Chair.

Recitation from the Holy Qurān

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ما عندكم ينفد و ما عند الله باق ولنجزين الذين صبروا اجرهم

باحسن ما كانوا يعملون ○

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ Q. No. 48۔ Question hour.

48. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to lay off guards from the PIA flights, if so, its reasons?

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, April 9, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes after five in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Mir Hamayoon Khan Mari) in the Chair.

Recitation from the Holy Qurān

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ما عندكم ينفد و ما عند الله باق ولنجزين الذين صبروا اجرهم

باحسن ما كانوا يعملون ○

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ Q. No. 48۔ Question hour.

48. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to lay off guards from the PIA flights, if so, its reasons?

Minister for Defence: PIA have recently submitted a proposal for discontinuation of airguards on all international flights. In support of their proposal, they have stated that there are now minimal hijacking threats to aircraft in the changed circumstances. Discontinuation of airguards will economize the huge expenditure of approximately Rs. 800 million per annum being incurred by PIA. They consider that under the present political environments at the international level and with the improvement in ground security measured at major airports, carriage of airguards on aircraft has become unnecessary and expensive affair. The proposal is being examined in this Ministry.

جناب چیئرمین۔ کلیمنٹری۔

چوہدری محمد انور بھنڈرا۔ جناب والا! میں نے اس میں یہ دریافت کیا تھا کہ کیا کوئی ایسی proposal ہے کہ پی آئی اے میں ایئر گارڈز کو ختم کیا جائے اور اگر ختم کرنا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس کا جواب وہاں پر لکھ دیا گیا ہے۔ چونکہ پی آئی اے نے ایک proposal بھیجی تھی کہ اس وقت تک ان کے اوپر سالانہ اسی کروڑ روپے خرچ آ رہا ہے اور اس وقت خاص طور پر بین الاقوامی جو پروازیں ہیں ان پر زیادہ اخراجات آ رہے ہیں۔ اور کئی ممالک ایسے ہیں جنہوں نے یہ بند بھی کر دیا ہے کہ اس طرح ایئر گارڈز وہ اپنے ملکوں میں نہیں آنے دیں گے۔ جن میں جرمنی ہے جنہوں نے اس وقت کہا ہے کہ ہم ایئر گارڈز کو فرینکفرٹ پر نہیں آنے دیں گے۔ تو اس بناء پر یہ تجویز چل رہی ہے لیکن ابھی تک گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈرا۔ جناب والا! حکومت اس بات سے میرے خیال میں ضرور آگاہ ہے کہ اگر یہ احساس ہو کہ آپ کے جہاز میں کوئی ایئر گارڈ نہیں ہے تو کیا دہشت گردی یا جرم کرنے کی طرف رجحان نہیں بڑھ جائے گا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! یہ ضروری نہیں کہ دہشت گردی ایئرگارڈز کی وجہ سے رکے لیکن ابھی تک جو ہماری اندرون ملک پروازیں ہیں وہاں یہ موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب صدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ میں جناب وزیر داخلہ کی توجہ ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ہمارے ایم این اے چوہدری الیاس ہوتے تھے۔ ان کے اوپر طیارے کے اندر حملہ ہوا تھا۔ اگر ایئرگارڈز نہ ہوتے تو ان کا گلا کاٹ دیا جاتا لیکن ان کی وجہ سے ان کی جان بچ گئی میں ان سے درخواست کروں گا کہ اسے reconsider کریں۔ خرچہ تو ضرور آتا ہے لیکن ایئرگارڈز کے ہونے کا فائدہ بھی بہت ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب اندرون ملک تو ابھی تک ہیں لیکن یہ پی آئی اے کی تجویز ہے۔ ابھی تک حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ یہ پی آئی اے والوں نے تجویز دی ہے کہ ہمارا اسی کروڑ روپیہ خرچہ آ رہا ہے۔ اس پر غور کریں لیکن اس وقت تک اندرون ملک پروازوں پر ایئرگارڈز ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی عالی صاحب، 'جی' sorry سمجھ نہیں آئی جی، آپ کی آواز ٹھیک نہیں آ رہی ہے۔۔۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب پی آئی اے کی وہ رپورٹ جس میں انہوں نے یہ assessment دیا ہے کہ اس طرح اسی کروڑ روپے کی بچت ہو جائے گی اور حالات متقاضی ہیں کہ ایئرگارڈز نہ رکھے جائیں۔ کیا اس رپورٹ کے سلسلے میں ہاؤس کو اعتماد میں لیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی بالکل جی وہ یہاں پر دی جاسکتی ہے۔ جو بھی حضرات چاہیں گے وہاں سے رپورٹ منگوا کر ہاؤس میں دے دی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! کیا گورنمنٹ فیصلہ کرتے وقت اس ہاؤس کو بھی اعتماد میں لے گی۔

جناب چیئرمین - جی جناب -

چوہدری شجاعت حسین - ویسے جناب ضروری تو نہیں ہے لیکن بہر حال رپورٹ دے دی جائے گی اس کے اوپر اگر کسی کو اعتراض ہوا تو وہ ضرور کرے لیکن جہاں تک اس رپورٹ کا تعلق ہے وہ ہم ہاؤس میں مہیا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین - سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ - جناب والا! انیر گارڈ کی وجہ سے ہم بچ گئے تھے

نہیں تو ہم بھی قندھار کی جیلوں میں پڑے ہوتے between Sibi and Quetta several years back an attempt was made to hijack the PIA plane to Qandhar اور ادھر کافی tussle ہوا۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ ہمارا موقف کچھ اور تھا اور پی آئی اے کے سفاف کا کچھ اور تھا لیکن the end result was کہ یہ جو گارڈز ہیں انہوں نے ہی prevent کیا تھا وہ ہائی جیکنگ - تو اگر یہ کریں گے تو یہ پی آئی اے کے جہاز hijack نہیں ہوں گے۔ Will the Minister kindly look into this matter?

جناب چیئرمین - جی منسٹر صاحب -

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! ابھی تک صرف پی آئی اے کی طرف سے proposal آئی ہے۔ حکومت نے اس کے اوپر قطعاً کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین - اور فیصلہ کرتے وقت ان تمام امور کو مد نظر رکھا جائے گا۔

چوہدری شجاعت حسین - ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین - جی جناب 49 عابد حسین حسینی صاحب -

49 . * Syed Abid Hussain Al-Hussaini: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and States and Frontier Regions be pleased to refer to Senate Starred Question No. 64 replied on 9-12-96 and state:

(a) the dates on which Dr. Mazhar Khan and Dr. Nasir Ahmed were posted in Agency Headquarter Hospital Parachinar, and the date on which

they assumed the charge of these posts; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to create a post of Heart Specialist for the said hospital?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Dr. Mazhar Khan, Surgical Specialist and Dr. Nasir Ahmad, Physician have posted to Agency Headquarter Hospital, Parachinar vide Government of NWFP, Health Department's Notification No. SOI (H)-3-5/83, dated 7th October, 1996. Dr. Nasir Ahmad assumed his charge on 6-1-1997 while Dr. Mazhar Khan is presently in U.K in connection with completion of his M.Sc. course and he has requested for extension in joining time upto 25-6-1997. The Health Deptt., Government of NWFP has already been advised to fill the vacant post of Surgeon immediately.

(b) The proposal for the creation of the post of Cardiologist (Heart Specialist) for the Agency Headquarter Hospital, Parachinar is under active consideration by the Health Department, Government of NWFP is being consulted in the matter.

جناب چیئرمین - ضمنی سوال جی جی فرمائیے -

سید محمد جواد ہادی - ضمنی سوال جی جی 'جناب چیئرمین صاحب ! میں نے یہ سوال 9 دسمبر 1996 میں بھی کیا تھا۔ اس وقت جواب دیا گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کرم ایجنسی پارا چنار میں ڈاکٹر مظہر خان اور ڈاکٹر نصیر احمد کو متعین کیا گیا ہے اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ یہ کافذی کارروائی ہے اور آج کئی مہینے گزرنے کے باوجود ان دونوں ڈاکٹروں میں سے کوئی بھی نہیں آیا ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد آئے تھے انہوں نے چارج لیا اور چند دن رستے کے بعد چلے گئے اور دوسرا ڈاکٹر مظہر خان صاحب ہیں وہ آج تک نہیں آئے ہیں۔ جس طرح سے جواب میں بھی کہا گیا ہے افسوس یہ ہے کہ ہمارے ہاں رائج یہ ہے کہ کافذی کارروائی ہو گئی ہے۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ ذاتی دلچسپی لیں اور یہ تحقیق کریں 'دیکھیں کہ واقعی ان دونوں

ڈاکٹروں نے وہاں چارج لیا ہے اور ان کا تعین کیا گیا ہے یا نہیں۔ یہ ایک پسماندہ علاقہ ہے جہاں غریب لوگ رستے ہیں، معمولی سی بیماری کی وجہ سے وہ پشاور جاتے ہیں۔ اسی طریقے سے جو دوسرا حصہ ہے سوال کا کہ خاص اسپیشلسٹ کا تعین کیا جائے، اس پر جواب دیا گیا ہے کہ یہ زیر غور ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اس پر کب تک عمل کیا جائے گا۔ کیا اس سلسلے میں دوبارہ سوال کرنا پڑے گا یا اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین - جی جناب شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! دوبارہ شاید سوال نہ کرنا پڑے کیونکہ ایجنسی ہیڈ کوارٹر پارا چنار میں یہ ہسپتال ہے۔ جس ڈاکٹر کو تعینات کیا گیا تھا وہ رخصت پر چلے گئے ہیں اور جون تک وہ رخصت پر ہی ہیں تو میں انشاء اللہ آج ہی یا کل صبح چیف منسٹر سرحد سے بات کروں گا تاکہ انہیں کہا جائے کہ جون سے پہلے عارضی طور پر کسی نہ کسی ڈاکٹر کو وہاں مہیا کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی اگلا سوال نمبر 50 سراج حیدر صاحب۔

50. * Mr. Taj Haider: Will the Minister for Information and media Development be pleased to state whether it is a fact that Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah is shown returning from his heavenly abode and communicating with angels in the film "Jinnah"?

Minister for Information and Media Development: There were some objectionable aspects in the original script, and funding for the film, approved by the previous Government, has therevore been withheld. Some aspects of the original script could have been interpreted as alluding to the contents of the questions. A revised version of the script has since been received by the Ministry and is currently being reviewed.

The Government wnats to asure the honourable member that while reviewing the revised script, due care will be taken to ensure that the script;

- (i) Is in keeping with the facts of history;
- (ii) Does not denigrate the Quaid-e-Azam in any form whatsoever,
- (iii) Is in line with the cultural and religious sensibilities of the people.

The Government would have preferred that state funds not be used for film making, since it is not the business of the Government to engage in such a commercial ventures. However, since it has inherited this issue, the Government will ensure that the taxpayers money, public money, is not wasted, rather, it is spent with due care. Only after a thorough review of the script, after it is completely satisfied, will the Government take a decision on releasing funds for this purpose.

جناب چیئرمین - ضمنی سوال جی۔

جناب تاج حیدر - ضمنی سوال جی 'جناب والا! جہاں تک قائد اعظم پر فلم بننے

کا سوال ----

جناب چیئرمین - جی اس کا جواب مشاہد صاحب دیں گے، کون دیں گے، آپ

دیں گے جہداری صاحب، سوال نمبر پچاس کا جواب، 'سرتاج صاحب' 'Are you looking after?'

کیونکہ ان کی مجھے ایک چٹ آئی تھی I just he is busy in the National Assembly so

thought may be somebody else answer it. اگر فارغ ہو گئے ہوں تو ان کو بلا لیں، تو

پھر وہ لے لیں یہ صحیح بات ہے جی 'in the mean time' جی یہ پہلے صدر علی عباسی صاحب کا

سوال ہے، جی جی فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I will just take one minute.

جناب کل بھی آپ نے اس بات کی ہدایت کی تھی اور اس سے پہلے بھی آپ نے کی ہے کہ جو

آفیشل گیڈرز ہیں وہاں پر آفیشل کو موجود ہونا چاہیے۔ آج بھی آپ دیکھ لیں پارلیمنٹری آفیسر

ونگ کے ایک سیکشن آفیسر ہیں اور ایک میرے خیال میں وزیر داخلہ صاحب کا پرنٹل سٹاف ہے اور

ایک سیکشن آفیسر وزارت داخلہ کا ہے اور کسی بھی وزارت کا کوئی ذمہ دار آفیسر گیلریز میں موجود نہیں ہے باوجود اس کے کہ کل بھی آپ نے اس بات کی ہدایت کی۔

جناب چیئرمین۔ مثلاً آج کچھ آدمی defence کے ہونے چاہیے تھے، کوئی ہیں یا نہیں تاکہ انٹارمیشن لے سکیں۔ یہ اوپر بھی (پریس گیلری میں) کہتے ہیں کہ بیٹھے ہیں۔ آپ ان کو چیک کریں۔ بنیادی طور پر میں یہ چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی practice میں شامل ہے۔ منسٹر صاحب کا جب بھی کوئی کام ہو تو ان کے officials موجود ہوتے ہیں تاکہ وہ نوٹس لیتے رہیں، ممبران کے وہ خیالات سنتے رہیں۔ کوئی تجاویز آئیں تو وہ ان کو نوٹ کرتے رہیں اور وزیر صاحب کو بتائیں کہ قومی اسمبلی اور سینٹ میں آپ کی عدم موجودگی میں، یا وزیر صاحب اور کسی کام میں مصروف ہوتے ہیں، وزیر صاحب کے ذہن میں تو بہت ساری باتیں ہوتی ہیں، تو وہ نوٹس لیتے رہیں۔ اس سے ان کو بہتر assistance مل سکے گی۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! آج کے سوالات کے سلسلے میں وزارت داخلہ اور defence کے دونوں حضرات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو بہر حال انٹارمیشن کے لئے راجہ صاحب مہربانی کر کے may be you can write to the Prime Minister کہ جناب! آپ یہ ہدایت جاری کریں تاکہ متعلقہ منسٹری کے officials ایوان میں موجود رہیں۔ جی صفدر علی عباسی۔ سوال نمبر 51۔

51. * Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Defence be pleased to state:

- (a) the price of French Agosta submarines; and
- (b) the amount paid so far for the purpose?

Minister for Defence: (a) The basic contract price is French France Franc 5415 million.

(US \$ 946.68 Million).

- (b) The amount so far paid is French Franc 976.54 million.

(US \$ 170.734 million)

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ جو defence contract ہوتے ہیں۔ اس میں منسٹری آف ڈیفنس کا کیا کردار ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! ظاہر ہے کہ منسٹری آف ڈیفنس کے ذریعے ہی یہ سارے contract دستخط کئے جاتے ہیں، کیونکہ ایئر فورس کے ہوں، نیوی کے ہوں یا آرمی کے ہوں۔ وہ اپنے ٹیکنیکل طریقے سے، وہ اپنی چیزوں پر کسی نہ کسی طریقے سے نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ اس کے بعد منسٹری آف ڈیفنس کے ذریعے، coordination کے ذریعے یہ معاملات طے کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کوئی اور سوال۔ کوئی نہیں۔ اگلا سوال 52 اسلام الدین شیخ صاحب۔

52 * Mr. Islamuddin Sheikh: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the reasons for stoppage of work on new Airport terminal in

Sukkur, and

(b) the time by which the work will be re-started and completed?

Minister for Defence: (a) The work on new terminal at Sukkur never stopped.

(b) The work shall be completed by 31st December, 1997.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ کبھی کام بند نہیں ہوا۔ جناب والا! میں تو سکھر میں ہی رہتا ہوں اور آتا جاتا رہتا ہوں۔ مجھے کام تو تقریباً بند ہی ملتا ہے۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ سکھر میں جو نیا ٹرمینل بنا رہے تھے۔ اس کی ٹوٹل cost کیا تھی اور اس کے مکمل ہونے کی جو تاریخ تھی وہ کیا تھی۔ جناب! انہوں نے لکھا ہے کہ

کام بند نہیں ہوا اور دسمبر 1997 تک مکمل ہو جائے گا تو کیا یہ اس کا original ٹائم تھا یا اس میں تاخیر ہوئی۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! کام بند نہیں ہوا۔ کام سست ہوا تھا۔ کام مکمل طور پر بند نہیں ہوا تھا۔ جس حد تک cost کا تعلق ہے۔ وہ پہلے 42.370 ملین تھی اور اس سے بڑھ کر 50.0 ملین ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! یہ لاڑکانہ کے نزدیک ہے اور ہمارا بھی سکھر کافی آنا جانا لگا رہتا ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ تقریباً کام بند ہے۔ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ یہ کام 31.12.1997 تک مکمل ہو جائے گا۔ کیا یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ یہ کام مقرر تاریخ تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! کوشش تو یہی ہے۔ وہ تقریباً کہہ رہے ہیں اور میں سست کہہ رہا ہوں۔ ویسے بات تو ایک جیسی ہے۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! اس کو کب مکمل ہونا تھا۔

جناب چیئرمین۔ کب مکمل ہونا تھا۔ جناب شجاعت صاحب کیا آپ کے پاس کوئی تاریخ ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس کی 31.12.1997 ہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ 1997 کی تو شاید اب ہو گی۔ اس سے پہلے کی تو نہیں ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک date دیتے ہیں پھر آگے چلی جاتی ہے۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! چونکہ اس کی cost بڑھ گئی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ اپنے وقت پر مکمل نہیں ہوا اور یہی وجہ ہے جو کہ میں نے عرض کیا ہے کہ کام بند رہا لیکن محکمہ کا جواب ہے کہ کام کبھی بند نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ ہو سکتا ہے کہ کام خفیہ طور پر ہو رہا ہو اور آپ کو نظر نہ آیا ہو۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! ہاں یہ ممکن ہے ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیونکہ چوہدری صاحب تو ایئر پورٹ نہیں بنا رہے ہیں۔ جی چوہدری

صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ بھی تقریباً، تقریباً کہہ رہے ہیں اور میں

بھی کہہ رہا ہوں کہ کام کی رفتار سست پڑ گئی تھی۔ اس میں فرق کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً
بند ہو چکا تھا تو بات تو دونوں کی ایک ہی ہے۔ انشاء اللہ یہ کام دسمبر 1997 تک مکمل ہو جائے
گا۔ فلائٹس ابھی بھی جاری ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ملک رؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب والا! ہزارہ ڈویژن میں ایئر پورٹ کے لئے جگہ کی selection

ہو چکی ہے تو وہاں کام کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی پیش رفت ہو رہی ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری صاحب! آپ کو کوئی اس بارے میں معلوم ہے۔ مانسہرہ

میں بن رہا ہے۔

ملک عبدالرؤف۔ جی جناب! مانسہرہ اور ایٹ آباد دو جگہوں پر selection ہوئی

ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ اس کے متعلق سوال بھیج دیں۔ اس کا جواب

اگلے ہفتے آجائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی میرے خیال میں fresh notice ضروری ہوگا۔ جی جناب اسلام

الدین شیخ صاحب۔

جناب اسلام الدین شیخ، جناب چیئرمین! یہ بتادیں کہ کب مکمل ہونا تھا۔

جناب چیئرمین، بہت پہلے مکمل ہونا تھا۔ اچھا جی now except for Q No. 50

which we will take up as soon as Mr. Mushahid Hussain is here otherwise the

Question hour is over.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : اب leave applications ہیں۔ جناب حسین شاہ راشدی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۷ مارچ تا ۴ اپریل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : قاضی محمد انور صاحب نے بعض پیشہ ورانہ مصروفیات کی بنا پر ۱۰ سے لے کر ۱۲ تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : رفیق احمد شیخ بڑے بھائی کے انتقال کے باعث ۲۱ مارچ سے لے کر اپریل ۴ اپریل تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سردار سخی جان صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر ۱۱ تاریخ سے لے کر حالیہ مکمل اجلاس تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ظفر اللہ خان جمالی صاحب نے ۹ سے لے کر ۱۲ اپریل تک کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

POINTS OF ORDER

جناب چیئرمین : جی جواد ہادی صاحب، مختصر پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد جواد ہادی: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایوان اور حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ لاہور ہائی کورٹ میں شمالی علاقہ جات کی آئینی حیثیت سے متعلق شمالی علاقہ جات کے کچھ لوگوں نے رٹ پٹیشن داخل کی تھی جس کے جواب میں وزارت امور کشمیر نے یہ کہا ہے کہ شمالی علاقہ جات پاکستان کا حصہ نہیں ہیں۔ یہ بات اخباروں میں چھپ چکی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ کب آئی ہے۔

سید محمد جواد ہادی: کل کے اخبارات میں۔ حکومت نے شمالی علاقوں کو پاکستان کا حصہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ روز نامہ "خبریں" کا تراشہ ہے۔ دیگر اخبارات میں بھی یہ بات چھپ چکی ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے بیانات پاکستان کے مفادات کے خلاف ہیں۔ اس بیان سے شمالی علاقہ جات کے باشندوں کے جذبات بھی مجروح ہوتے ہیں اس لئے کہ ان لوگوں نے اپنے زور بازو سے ڈوگرا راج سے آزادی حاصل کی ہے اور غیر مشروط طور پر پاکستان سے الحاق کا اعلان کیا تھا۔ اب اگر پاکستان کے ذمہ دار افراد اور وزارت امور کشمیر کی طرف سے یہ بیان آتا ہے کہ شمالی علاقہ جات پاکستان کا حصہ نہیں ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر کس جواز پر شمالی علاقہ جات پر حکومت پاکستان کا راج ہے۔ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کا سب سے بند ترین محاذ جنگ شمالی علاقہ جات میں ہے۔ جس میں پاکستان کے غیور فوجی جوان پاکستان کی عزت اور دفاع کی خاطر اپنی جانوں کی قربانی دے رہے ہیں اور ہمارے حکمرانوں نے اعلان کیا ہے کہ سیالچن پاکستان کا حصہ ہے۔ ہم کسی صورت میں اس کو ہندوستان کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی طریقے سے جب پاکستان میں مارشل لا لگتا ہے تو شمالی علاقہ جات کو پانچواں زون قرار دے کر وہاں بھی مارشل لا کو لگایا جاتا ہے جبکہ آزاد کشمیر میں مارشل لا کو نہیں لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کا بند ترین سلسلہ کوہ قراقرم شمالی علاقہ جات میں واقع ہے جہاں سیاحت کے لئے جانے والے لوگوں کے لئے بھی سیاحتی لائسنس حکومت پاکستان سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کا اپنے بااعتماد دوست چین کے ساتھ زمینی رابطے کا یہ واحد ذریعہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ اگر اس قسم کے بیان جاری کریں گے تو آپ ہندوستان کو خود جواز فراہم کر رہے ہیں کہ کس جواز پر آپ نے شمالی علاقہ جات پر قبضہ کر لیا ہے۔

ذیفنس کے حوالے سے اور تجارتی حوالے سے شمالی علاقہ جات پاکستان کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی توسط سے حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بات کا نوٹس لے اور وضاحت کرے۔ اس بیان سے جن لاکھوں لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں ان کا بھی خیال کریں اور آئندہ اس قسم کے بیانات سے گریز کریں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اس کا تراشہ راجہ صاحب کو دے دیں۔ اس کا تعلق ہائی کورٹ سے ہے اور قانونی مسئلہ ہے۔ کوئی وزیر پھر اس کا مناسب جواب دے گا کیونکہ عدالتی مسئلہ ہے اس لئے میرے خیال میں off hand جواب دینا مناسب نہیں ہوگا۔ پہلے اس طرف سے میرا خیال ہے۔ پہلے آپ کرنا چاہیں گے۔ جی سید اقبال حیدر صاحب فرمائیے۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I have to state most regretfully that the affairs of the Federation of Pakistan are not being conducted in accordance with the Constitution. It is a matter of serious concern for us, that blatant and repeated violation of Constitution, as well as of the Judgement of the Supreme Court in the Judges case are continuing to take place. Sir, I draw your attention to the appointment of the Acting Governor in Balochistan. On 20th March 1996, the Supreme Court has categorically held that the Chief Justices should not be appointed as acting governor of a province because it dilutes the concept and the principles of separation of judiciary. Now this is a verdict of the Supreme Court. That is one violation. The second violation is that the Supreme Court has held categorically that no adhoc Judges or Additional Judges will be appointed. This is a categorical violation and consistent practice. The Supreme Court judgement has to be implemented in letter and spirit. Now this is a gross violation. No. 3rd is that Article 101 categorically provides, there is a Sub Article 2 that a person shall not be appointed Governor unless he is qualified to be elected as a member of the National Assembly. This is Article

101. Article 63 which relates to the qualification of a member of the National Assembly, provides that no person shall be elected as MNA or qualified to be MNA or MPA or a member of Parliament unless a period of two years has passed, since the time he retired from the government service of Pakistan.

جناب چیئرمین - آپ سندھ گورنر پر اعتراض کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر - جی سندھ گورنر پر۔

جناب چیئرمین - آپ کے تین point ہو گئے۔

Syed Iqbal Haider: Sir my point is

جناب چیئرمین - آپ نے تین پوائنٹس raise کئے ہیں کہ

(i) Affairs of the Federation are not being governed according to the Constitution for the reason that Chief Justice has been appointed the Acting Governor, which is in violation of the Judgement of the 20th of March (ii) adhoc Judges have been appointed which is again, you say, violation of the 20th March Judgement. (iii) and a person has been appointed Governor without the two year period elapsing .

Syed Iqbal Haider: Who is disqualified.....

جناب چیئرمین : وہ تو کہہ دیا آپ نے۔

Would you like to respond this Khalid Sahib? Three points he has raised (i) Governor Balochistan, Chief Justice has been appointed and the honourable member says, that under the 20th of March Judgement the Chief Justice cannot be appointed acting governor. (ii) He says adhoc Judges have been appointed and according to him, Judgement says adhoc judges cannot be appointed.

کہاں پر appoint ہوئے ہیں adhoc Judges -

سید اقبال حیدر - لاہور ہائیکورٹ میں۔

جناب چیئرمین - لاہور ہائیکورٹ میں ہوئے ہیں۔ اچھا وہ تو شاید سپریم کورٹ کے

بارے میں تھا۔

(iii) that Governor Sindh has been appointed as acting governor although, he was in the service of Pakistan and two years are not elapsed. So these are three points if you like to briefly clarify.

Mr. Khalid Anwar: Sir, as far as the first point is concerned, that is to say in relation to the appointment of the Chief Justices, acting governor. I think the honourable member is under some misconception. I think the misconception is understandable because I myself also read the newspaper report this morning to the effect that the Chief Justice has been appointed as an Acting Governor. I think there was some inadvertent decision but to the best of my knowledge and information, it was checked and honourable Senator's grievance no longer exists. The speaker is being appointed as acting governor. I think you will be pleased to hear that the Chief Justice will not be appointed i.e. one. The other objection was in relation to adhoc Judges as I understood it. Again, I think that is based on misconception. Adhoc Judges can only be appointed in the Supreme Court. Under the Constitution, adhoc Judges cannot be appointed in the High Courts.

(interruption)

جناب چیئرمین، نہیں ایڈہاک نہیں وہ ایڈیشنل بنے ہیں۔ نہیں اس کی ممانعت نہیں ہے سمجھتے

میں as far as I remember.

Syed Iqbal Haider: Sir, there is, there is...

جناب چیئرمین:، چلیں وہ مجھے بعد میں بتا دیں ابھی تو جواب سن لیں۔ اس وقت

بحث میں نہیں پڑیں گے۔

Mr. Khalid Anwar: To the best of my knowledge, there is no violation of the judgement if an additional judge is appointed in the High Court. Again, I think an objection has been raised and to the best of my knowledge, a petition has been filed in the Sindh High Court challenging the appointment of the Governor. My first opinion is that the appointment is perfectly valid, that similar appointments have been made in the past and there are probably judgements both of the Lahore High Court and the Sindh High Court which would support and validate the action of the Government.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین میں آپ کا مشکور ہوں، میں آپ کے ذریعے سے حکومت کی توجہ ایک بار پھر اس مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پہلے تو صوبہ سرحد میں اور صوبہ بلوچستان میں اور صوبہ پنجاب کے اندر گندم کی قلت کا مسئلہ تھا اور وہاں پر تندور بند ہو چکے تھے اور لوگوں پر لٹھیاں اور گولیاں برسائی جا رہی تھیں کیونکہ وہ آنا مانگ رہے تھے لیکن افسوس کے ساتھ مجھے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ اب یہ مسئلہ صوبہ سندھ کی طرف بھی لے جایا جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دانستہ طور پر حکومت ایک لابی کو protection دے رہی ہے اور اس میں، میں آپ کی توجہ "جنگ" کراچی کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ سندھ کوٹے کی گندم بھی بند کر دی گئی ہے۔ جناب والا سندھ کو تیرہ ہزار ٹن گندم ملنی چاہیئے تھی اس 47,000 ٹن گندم میں سے جو باہر سے منگوائی گئی ہے لیکن اس کوٹے میں سے سندھ کو ایک ٹن گندم بھی نہیں دی گئی اور اس کی وجہ سے کراچی شہر اور اس کے ساتھ سندھ کے دیگر علاقوں کے اندر گندم کا crisis پیدا ہو گیا ہے اور وہاں پر بھی کمی شروع ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا میں آپ کے ذریعے سے یہ بات سامنے لانا چاہتا ہوں کہ کراچی کے اندر 51 کے قریب فلور ملز ہیں اور ان فلور ملز کو جو کل یا برسوں حکومت سندھ نے figures release کئے ہیں ان کو سو بیگ فی فلور مل گندم دی جا رہی ہے۔ اس طرح 420 ٹن گندم نکل رہی ہے جبکہ صرف کراچی کی

ضرورت چار ہزار ٹن ہے۔ یہ گندم کا crisis جو ہے، یہ صوبہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ جو فلور ملز اوئر ایسوسی ایشنز کے صدر ہیں، ان کی جو تنظیم ہے اس کی ایبل کل اخبارات میں بھی شائع ہوئی، ان کی پریس کانفرنس بھی ہے۔ اس میں بھی انہوں نے یہ کہا ہے کہ گندم ہمیں نہیں دی جا رہی اور یہ ایک shortage کی طرف صوبہ سندھ کو لے جایا جا رہا ہے اور یہ کمی جو ہے آپ کو یاد ہوگا کہ کل جب یہاں پر فاضل وزیر خوراک نے سٹیٹمنٹ دی انہوں نے بڑے واضح اور کھلے الفاظ میں یہ بات کہی کہ ملک کے اندر کسی قسم کی کوئی گندم کی کمی نہیں ہے۔ اس سے پہلے میں نے ان کے ایک بیان کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کروائی تھی جو "نیوز" اخبار میں شائع ہوا تھا کہ ملک میں گندم کی کمی نہیں ہے تو انہوں نے دوبارہ اس بات کو reiterate کیا کہ ملک میں گندم کی کمی نہیں ہے۔ اس سے نتیجہ جو اخذ ہوا وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر گندم کی holding حکومت کی پشت پناہی پر کی جا رہی ہے تاکہ ایک مخصوص لابی اس سے فائدہ اٹھا سکے اور غریب عوام کو گندم میسر نہ ہو۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اگر گوداموں کے اندر گندم موجود ہے تو یہ حکومت کی نالی ہے اور حکومت اپنے فرض میں مکمل طور پر فیل ہو چکی ہے لہذا یہ میں نے پہلے بھی اپوزیشن کی طرف سے ڈیمانڈ کی تھی کہ اگر یہ صورت حال ہے کہ گندم موجود ہے اور وزیر خوراک بار بار یہ دہرا رہی ہیں کہ ملک کے اندر گندم کی کوئی کمی نہیں ہے

then she should have the moral character to take the responsibility on herself and she should resign from the office of the Minister for Food & Agriculture, Government of Pakistan.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، مولانا صاحب، یہ صرف پوائنٹ آف آرڈر ہے اور اس پر منسٹر کا جواب آنے کا بس اور کوئی بات نہیں ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین، اس کا تفصیلی جواب تو منسٹر برائے خوراک ہی دیں گے۔ صرف ایک چیز میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ سندھ کا جہاں تک تعلق ہے کہا گیا ہے سندھ میں کوئی اس طرح کی صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ جناب والا سندھ تو اس وقت بڑی فراخ دلی کے ساتھ

باقی صوبوں کو گندم دے رہا ہے بجائے اس کے کہ وہاں پر پابندی لگائی جائے، وہاں پر ان کو رکاوٹ دی جائے وہاں سے تو گندم یہاں پر آ رہی ہے، آج کے اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوئی بڑا لمبا ایٹو نہیں ہوگا ایک ہفتے کے اندر اندر، جیسے کہ فوڈ منسٹر نے کل بھی بیان دیا تھا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ بحران ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ رحم کرے گا۔ آپ فکر نہیں کریں۔ سارے حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین، جی جناب مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، جناب چیئرمین، میں یہ عرض کروں گا کہ باہر سے گندم آ رہی ہے آتا نہیں آ رہا۔ آتا بنانے کے لئے وقت چاہیئے۔ شور مچانے سے کوئی فائدہ نہیں، اس کے لئے وقت چاہیئے۔ ہر چیز موجود ہے وہاں تک پہنچنے کے لئے اور گندم کو پیس کر آتا بنانے کے لئے وقت چاہیئے۔ یہ کہنا کہ کچھ نہیں ہے سب کچھ موجود ہے لیکن وقت گئے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بزرگ ہیں، بزرگ ہیں سن لیں۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، وقت گئے گا اس کے لئے۔

جناب چیئرمین، ایڈجرنٹ موشن، مصطفیٰ کمال رضوی صاحب، نسرتین جلیل اور آفتاب احمد شیخ۔ آج ٹیک آپ کرنا ہے یا اس کو ڈیفر کر دیں۔ جب آفتاب احمد شیخ آئیں، آفتاب شیخ صاحب نہیں ہیں۔ کیا آپ اس کو لینا چاہتے ہیں یا ان کے آنے تک ڈیفر کر دیا جائے۔

میاں رضا ربانی، ایک منٹ جناب۔

I just want to bring it to your notice sir, that we in the Opposition had moved a similar Adjournment Motion which was given to the Secretariat.

کہ اس کو ڈیفر کر دیں جب تک وہ نہیں آتے۔ یکم اپریل کو ہم نے ایک similar ایڈجرنٹ موشن move کیا تھا on the law and order situation in the country اور یہ ایڈجرنٹ موشن بھی law with specific reference to their political and order situation in the country پر ہے

parties لیکن کل ہمیں یہ خط سیکرٹریٹ سے ملا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جی آپ کا ایڈجرنٹ موشن inadmissible قرار دیا گیا ہے یعنی چیئرمین اس کو kill کر دیا گیا ہے۔ ایک سائیڈ پر ایک ایڈجرنٹ

admit ہو رہا ہے اور دوسری سائیڈ پر اسی سبجیکٹ کے اوپر inadmissible hold ہو رہا ہے

I just wanted to bring this to your notice

جناب چیئرمین، اس کا طریقہ یہ ہے

if the Chairman have disallowed something, you come to me in my Chamber,

You know. You لے آؤں گا bring it to my notice and convince me

You have so many years. be the Law Minister مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے

ماشاء اللہ excellent Law Minister بھئی یہ طریقہ کار ہے 'ہونا چاہیئے۔

O.K. A message from the National Assembly in pursuance of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business of National Assembly. I have the honour to inform that the National Assembly has passed the Territorial Water and Maritime Zones (Amendment) Bill, 1997 on the 8th of February, 1997.

جی' جی فرمائیے جناب۔

Syed Iqbal Haider: I will quickly say.

جناب چیئرمین۔ جی کیا مسئلہ ہے جی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب یہ صرف آٹے کا مسئلہ نہیں ہے۔ اب تو ملک میں اس وقت گھی کی بھی کمی ہے، چاول کی بھی کمی ہے اور ان کی قیمتیں بھی بے پناہ بڑھ گئی ہیں اور میں آپ کو انتہائی دیانتداری سے اور سنجیدگی سے گزارش یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ بالکل صاف ظاہر ہے کہ موجودہ حکومت کے شیر اس عید پر عوام کو قربانی کا بکرا بنا رہے ہیں۔ بالکل مبالغہ آرائی نہیں ہے، نہ آٹا ہو گا، نہ چاول ہو گا، نہ گھی ہو گا اور عینی کے اوپر بھی یہ کچھ کرنے والے ہیں۔ مگر نہیں، عید کے اوپر عوام ہوں گے اور ہمارے لیڈر اپنے عوام کے ساتھ ہوں گے اور ان کو شیروں کے پھل سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں گے، پیپلز پارٹی اپنے پاکستان کے عوام کو قربانی کا بکرا نہیں بننے دے گی اور ہم اس پر سب احتجاج کریں گے۔ عید کے موقع پر بھی اتنی shortage

جناب چیئرمین۔ O.K. جی، 'Item No 3' کو move کرے گا۔ جناب چوہدری

صاحب move کریں جی۔

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that under Rule.....

(interruption)

جناب چیئرمین۔ جی پوائنٹ آف آرڈر فرمائیے جی۔

Mian Raza Rabbani: Point of order. Sir, as far as, this item No.3 is concerned, I would most humbly submit that this is a situation which has to be taken into consideration by yourself and it has to be taken by the Senate as a whole regardless of the party divide. Sir, the question is that items No.3 deals with the Bill which was, I would not say passed but I would say frushed through the National Assembly of Pakistan and no proper debate was allowed, nor was the Bill referred to the Standing Committee, nor was it allowed to be debated in full in the National Assembly. It is a very complex and complicated and intricate bill which deals with the Qasas and Diyat Ordinance. It is not a matter that can be brushed under the carpet in two minutes time and every thing is said to be hunky-dory and all right. I would sir, first of all, take 2 or 3 points from the rules and bring it to your notice. First of all sir, I would like to draw to your attention that the notice for the bill that has been circulated on the 8th of April and today is the 9th not even 24 hours have lapsed since the notice has been circulated. I will come to the relevant rule sir,

جناب چیئرمین۔ جی، 'نہیں Rule کی violation تو ہو رہی ہے۔ اسی لئے میرے

خیال میں وہ suspension مانگ رہے ہوں گے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب آپ سے عرض کروں

if you just hear me, then it says that the notice has been signed by Mr. Muhammad Ishaq Dar to be the Minister Incharge. Now you would recall sir, that

in this House either the Government should say that the Ministry of Law, Justice and Parliamentary affairs has no Minister to it.

اور یہاں پہ بھی گشتی وزیر آتے ہیں کیونکہ آپ کو یاد ہو گا کہ پہلے اسی ہاؤس میں کہا گیا کہ جناب گوہر ایوب صاحب Minister Incharge for Law, Justice and Parliamentary Affairs ہیں اور انہوں نے یہاں پہ مختلف Bills بھی move کئے۔ 13th Constitutional Amendment Bill بھی انہوں نے move کیا لیکن آج فوری طور پہ ایک نئے وزیر جو ہیں ان کا تقرر کیا جاتا ہے کہ جی مینسٹر انچارج ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ یہ ایک نہایت ہی سنجیدہ اور سنگین بل ہے جس کے اندر ماسوائے اگر آپ criminal lawyer ہیں تو آپ کو اس قصاص دیت کے قانون پر عبور حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک ایسے وزیر صاحب کو مینسٹر انچارج بنا یا گیا ہے۔

Mr. Chairman: I am not a criminal lawyer but has been practicing some criminal law.

میاں رضا ربانی - جناب میں آپ کو نہیں کہہ رہا۔ میں ویسے کہہ رہا ہوں کہ کسی بھی آدمی کو اس پر عبور حاصل ہونے کے لیے۔ اور یہاں پہ ایک totally layman کو۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - میں نے کہا شاید آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کوئی۔

میاں رضا ربانی - نہیں، نہیں جناب - ایک totally layman کو اس بل کو pilot کرنے کے لئے کہا گیا۔ اب جناب میں آپ کی توجہ مبذول کرواؤں گا رول 108 کی طرف۔

Sir, Rule 108 is under part 3 which says, Bills originating in the Assembly and transmitted to the Senate. Now Rule 108 reads that when a Bill originating in the National Assembly has been passed by it and is transmitted to the Senate. It has been passed by it and has been transmitted to the Senate, the Secretary shall as soon as, may be, cause it be circulated among the members. Now sir, yesterday when the Orders of the Day was given, even that was late but nevertheless, yesterday when the Orders of the Day were given, when this Notice was

circulated, the Bill was not circulated. The Bill today is found on our tables. Sir kindly see Rule 108, then I take you sir, after 108, Rule 109 comes into play and what is Rule 109, at any time after the Bill has been so circulated. What does 109 say sir, at any time after the Bill has been so circulated that is in terms of Rule 108, the bill has not been circulated. So any Minister in the case of a Government Bill and in other case any member may give notice of his intention to move that Bill be taken into consideration. So my first objection here is sir, that the suspension of 110, the motion for suspension of 110 can not be taken up because Rule 108 and 109 have not been complied with. It is only after Rule 108 and 109 have been complied with that a motion under 110 could be moved and what is that motion? That motion under 110 is that atleast a two day notice has to be given for the moving of such a bill. Now here sir, they want to do away with that totally, and I would most humbly sir, draw your attention to the facts that there are something like 75 sections that are being effected and the time that they want to give us in each session of hours is aproximately for 3 hours, not more then that, in that you have one hour of question hour.

پندرہ منٹ آپ points of order وغیرہ میں نکال دیں - 105 minutes. that leaves you with a 105 minutes. تو ان کا مقصد یہ ہے کہ ایک سیکشن کو مسئل سے ایک منٹ بھی نہ ملے اور یہ بل کو یہاں بلڈوز کر کے لے جائیں اور کہیں کہ ہم نے آرڈیننس repromulgate نہیں کیا - جناب ایک منٹ مجھے اور دیں -

جناب چیئرمین - کافی لمبی بات ہو گئی ہے۔

Mian Raza Rabbani: I will wind up. I am just stating to you the facts.

جناب چیئرمین - نہیں وہ ساری بات آپ کی میں سمجھتا ہوں -

میاں رضا ربانی - اگر ایڈوائزر صاحب جو شروع دن سے کہہ رہے ہیں کہ وہ آرڈیننسز کو repromulgate نہیں کریں گے۔ اگر وہ اتنے sincere تھے اس مسئلے پر تو نیشنل اسمبلی اور سینٹ سٹائس تاریخ سے سٹین میں ہیں اور ان کو اس بات کا علم ہے کہ گیارہ تاریخ کو یہ آرڈیننس قصاص و دیت کا lapse کر رہا ہے۔ اگر ان کا مقصد اپوزیشن کی participation کروانا تھا یا ان کے اپنے ممبر کی participation کروانا تھا۔ یہاں پہ بھی بڑے فاضل وکیل بیٹھے ہوئے ہیں۔ criminal lawyer بیٹھے ہوئے ہیں۔

I am sure they could have made a very significant contribution. I know, Bhinder Sahib was doing an excellent exercise to simplify the law but his exercise has also been stopped because of this. So, if they were really sincere in having participation of both the Houses in this law making effort then, they should have moved the Bill on the 27th of March. But they did not move the Bill on the 27th of March. They move it when there is hardly a playing period of two to three days or four days maximum is left and then they want to rush it. They want to bulldoze it. Sir, this is something which is not acceptable.

جناب چیئرمین۔ جہاں تک آپ نے روز کے متعلق فرمایا ہے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ Rule 108 کی ایک requirement ہے '109 کی ہے، and please look into it, may be, if you want suspension, you will have to suspend 108 and 109.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو جائے، قانون یہ ہوتا ہے کہ ایک پوائنٹ آف آرڈر raise ہو تو جب تک وہ dispose of نہ ہو جائے، دوسری بات نہیں سنی جاتی۔ تو یہ examine کر لیں گے۔ مجھے اس میں جو دقت نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ 11th April کو یہ lapse ہو رہا ہے۔ Now, it is of course, up to the government-- وہ suspend کر دیتے

because that is something that I can not control but as far as, the discussion میں on the Bill is concerned, I will try and ensure کہ جتنا ممکن ہو سکے آپ کو وقت دیں

تا کہ آپ بات کر سکیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, you are very kind. You are very indulgent.

میری صرف ایک گزارش ہے وہ یہ کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ یہاں پر صرف کھڑے ہو کر تقریر کر کے پریس میں اور ٹی وی پر سینئرز کا نام دلویا جائے، سینئرز چاہے اس طرف کے ہوں یا اس طرف کے۔ یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ ایک positive contribution ایک ایسے قانون کے اندر کی جائے جو قصاص و دیت کا قانون ہے۔ اس میں مختلف علماء کے مکتب فکر ہیں۔ They are - also in agreement on this. اگر صرف تقریر ہوگی تو اس میں کوئی concrete amendment move ہو سکتی ہے۔

Mr. Chairman: I suggest a via media also.

(اس مرحلے پر اذان سنائی دی۔)

Mr. Chairman: The House is adjourned for 10 minutes for Maghrib prayers.

(The House then adjourned for Prayers.)

(The House reassembled after Maghrib Prayers with Mr. Chairman, Mr. Wasim

Sajjad in the Chair.)

جناب چیئرمین: تاج حیدر صاحب میرے خیال میں وہ سوال پہلے لے لیں نمبر 50 کیوں کہ مشاہد حسین صاحب ہیں۔ تو سوال نمبر 50 تاج حیدر۔

جناب تاج حیدر۔ سوال نمبر 50۔

جناب چیئرمین: جی ضمنی سوال۔

جناب تاج حیدر۔ جناب یہ ہم سب کے لئے ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ قائد اعظم پر فلم بن رہی ہے

and as a film maker myself, I would only wish them all success

Mr. Chairman: If I remember correctly,

آپ بھی اس پر کچھ you were doing something on it کہ نہیں۔

جناب تاج حیدر۔ نہیں جناب وہ ایک الگ پراجیکٹ تھا وہ بیچ میں مجھے drop کر دیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین، اچھا اچھا۔

جناب تاج حیدر۔ بہر حال یہ کہ of course I wish them all success اور میں

چاہتا ہوں کہ یہ معرکہ الآرا فلم ہو بد قسمتی اس کی یہ ہے کہ اس کے بارے میں controversies بہت develop ہو گئی ہیں اور مجھے اتنا پتہ ہے جو فلم میکرز ہیں وہ پوری attention اس پر نہیں دے پا رہے اور میں نے ایک بڑا سیدھا سادہ سوال کیا تھا جو ایک یہ تو فلم دیکھنے کے بعد پتہ چلے گا کہ کس قسم کا کام ہے اور اس پر کیا comments دیئے جائیں لیکن بہر حال ایک major جو controversy ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ offensive ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کچھ باتیں اس قسم کی چھپی ہیں کہ کوئی فرشتہ ہے جو آکر قائد اعظم محمد علی جناح سے بات کر رہا ہے یا اس قسم کی چیزیں ہیں اور اگر محترم وزیر اس سلسلے میں ایک clear denial دے دیں کہ اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہے کہ وہ فرشتے سے قائد اعظم کی بات جیت یا ان کا واپس آنا تو میرے خیال سے this controversy can be set aside and we can really look forward

to a good deal.

جناب چیئرمین، جی جناب مشاہد حسین صاحب۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: Mr. Chairman, I would like to

take this opportunity to give a certain context of the question that the honourable member has asked. This project was initiated by the previous governments, the caretaker government and before that the government of the peoples party because the film makers had a meeting with the then Prime Minister Benazir Bhutto Sahiba and discussed that issue and then it was subsequently cleared also by the caretaker government at the level of the caretaker Prime Minister.

جب موجودہ گورنمنٹ آئی ' The Prime Minister handed over the file of that film to me ' ایک پہلے funding مل گئی تھی because we had been asked for additional funding, ان کو eight hundred thousand pounds کی اس کے علاوہ پھر they needed some more funds about a million pounds more, Prime Minsiter نے مجھے کہا کہ ' since I am holding the portfolio of Culture, آپ اس کو examine کریں۔

Then I called the meeting on 3rd March, 1997. The meeting was held in the Committee Room of the Ministry of Information, I called Dr. Akbar S. Ahmed and Prof. Sharif-ul-Mujahid from Karachi and I also called some independent experts to review this issue including Mr. Z. A. Sulehri, Mr. Majeed Nizami, Dr. Zawar Hussain Zaidi and some other people also. So we could arrive at a consensus.

اس میں پھر یہ فیصلہ ہوا کہ

that the spirit of the movie would be given to me for review and then after the government was satisfied that the review met the requirements of what I have just stated in the answer, then only the funds would be released. When we had this review,

اس میں reference آیا جو انہوں نے بات کی angels کی یا communicating with heaven کی، وہ سلسلہ تھا تو اس میں پھر ہم نے objection raise کیا

then I discussed the issue with the Prime Minister. I also went to the President of Pakistan because the producer of the movie Dr. Akbar S. Ahmed had also met the President earlier. I discussed the issue with him also and then after a consensus arrived at, I called them both Dr. Akbar S. Ahmed and Mr. Jameel Dehlvi, the director of the movie from Karachi to have a detailed meeting and in that meeting I had said that we have certain reservations or certain objections to certain parts of the script.

اور اس میں یہ جو angels والا حصہ جو بتایا ہے honourable member نے وہ تھا۔ میں نے کہا اس کو chalk آپ کریں اور then only once that is chalked or deleted then we can arrive at a satisfactory conclusion. Recently, revised version script میں نے کہا کہ revised version script کا وہ review کر رہا ہوں کہ وہ review complete ہو گا and in line with what we have stated and to ensure that the objectionable parts particularly communicating with angels جو وہ صاف ہو جائے then we can arrive at some decision.

Mr. Chairman: O.K., than you. Yes Jameel-ud-Din Aali Sahib.

Mr. Jameel-ud-Din Aali: Mr. Chairman, first of all I have to say that this is no way to object to a feature film. It is not a documentary, it is a feature film and if Quaid is shown talking to some angle or some angle is shown questioning Quaid about his movement and the justification of Pakistan and so on then we should not raise hue and cry about this. It is a feature film and of course there are precedents in Islamic history - Hazrat Ibn-e-Arabi who was copied actually paraphrased by Dantay, Hazrat Ibn-e-Arabi shows a whole dialogue in heavens and held then so on and a prophet coming and going, Allama Iqbal in Javed Nama, he is talking to great saints and even messengers and so on and so forth. So we should not really be so conservative and try to impose a very conservative outlook upon the producers of the film. The other thing that I have understood is that it is not a question of government participating with any expenditure of its own but it is just a question of loan, as far as I understand, that they would grant through the PTV, the Habib Bank.

جناب چیئرمین: بہر حال اعلیٰ صاحب اس میں سوال کی بات ہوتی ہے۔
 جناب جمیل الدین علی: میں جناب یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ قاصر پر۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، اگر سوال کر لیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب یہ ہوتا ہے کہ قائد پر جب بھی کوئی کتاب لکھی جاتی ہوتی ہے یا فلم بنی ہوتی ہے تو اس کو ہم لوگ الجھا دیتے ہیں۔ پچھلی گورنمنٹ تو اس کی ذمہ دار نہیں ہے but once for all we should really decide whether we are going to have a film on the Quaid or not. controversy میں رہے گا یعنی ان کے بارے میں یا کسی کے بارے میں interpretations جب آئیں گی۔ وہ ہمیشہ controversy میں رہیں گی تو سوال یہ ہے کہ either the government should decide کہ بھئی ہم بالکل ذمہ دار نہیں ہیں go to hell whatever you like لیکن پچھلی گورنمنٹ commit کر چکی ہے one million pounds کا قرضہ through Habib Bank to PTV which will be a barter in this venture according to what I understand اب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ

now that the Adviser has made the position rather clear, if he wishes or if he can he may associate with two members from here and the National Assembly to give more strength to his final contention to whatever he decides and the government decides and finish it of as quickly as possible sir, because if we don't produce it

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی، 'so ان کے views بھی آپ مشاہد حسین صاحب you keep in your mind.

(مداخلت)

Mr. Chairman: I think no more comments on it. I think we will finish it here.

سید اقبال حیدر۔ جناب قائد اعظم پر رشوت کا الزام لگایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں اقبال صاحب this matter is now over. I was going to suggest a via media اس معاملے میں جو legislation ہے بھنڈر صاحب نے بھی کافی کام کیا ہوا ہے ایک طرف میرے خیال میں یہ expire بھی ہو رہا ہے اور یہ 11 تاریخ کو lapse بھی کر رہا ہے اور اب دوبارہ promulgate کرنے میں دقت یہ ہے کہ

National Assembly is also in session, so one via media that I could suggest for the consideration of the honourable Law Adviser and the members

کہ بھئی اس بل کو تو پاس کر دیا جائے

and then the Committee could still examine as to how the improvements could be made and this law could be made simpler and then it could come as an amendment to the bill. So, if the Law adviser is agreeable to that, the Committee can keep on working on the bill

Mian Raza Rabbani: Sir, we are here not on the mercy of the Law adviser.

Mr. Chairman: No, no, I am only suggesting

کہ اگر آپ اس بات کو پسند کریں تو ٹھیک ہے ورنہ we will proceed with it.

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! بالکل۔

With due respect to you, I am very grateful and the Opposition also is very grateful to you for trying to find a via media and trying to facilitate our point of view. We are very grateful to you on that but the attitude of the adviser on Law is very clear. If he had any intention of not bulldozing this bill, then as I said that both the Houses are in session from the 27th of March.....

Mr. Chairman: However, I will try and give you as much time as possible and today, frankly, this can go on as long as you like and as far as I am concerned, I will not try and cut off a speaker if he is speaking relevant to the bill.

Mian Raza Rabbani: Sir, the point is not of speaking.

جناب چیئرمین۔ نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ جو وقت ہے -----

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! ہماری observations تو motion کے اوپر

ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جی وہ بھی آئیں گی، وہ آپ کریں اور اس پر آپ voting بھی کریں گے۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا! جو تجویز آپ نے فرمائی ہے وہ in line with previous history of Senate-proceedings ہے۔ اس سے پہلے کئی دفعہ ایسا ہوا ہے اور میاں رضا ربانی صاحب کو یاد ہوگا کہ بے شمار ایسے bills نیشنل اسمبلی سے آئے جن کے اوپر خود انہوں نے ہمیں یہ کہا کہ اب ان کو پاس ہونے دیں اور جو amendments آپ تجویز کریں گے وہ ایک کمیٹی اس کو طے کر لے گی اور پھر اس کے لئے amendment bill لے آئیں گے۔ یہ ایک دفعہ نہیں درجنوں دفعہ ہوا ہے۔ اس لئے یہ کوئی نئی تجویز نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اس سلسلے میں بھی یہ کیا جا سکتا ہے and I can assure you on behalf of the government کہ جو بھی تجاویز 'چاہے وہ اس طرف سے' یا اس طرف سے کمیٹی میں آئیں گی انہیں ضرور consider کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ اور جلدی کر لیں۔ میرا مطلب ہے کہ اس میں delay نہ ہو کیونکہ یہ بڑا important قانون ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! راجہ صاحب نے ایک تجویز تو یاد دلائی لیکن راجہ صاحب کو یہ بھی بات یاد ہوگی کہ یہاں پر بھٹی کے دن اپوزیشن کی 77 amendments آتی رہی ہیں یعنی جو بل ریٹوسے پر تھا اس پر 76 میں سے 68 amendments ہم نے incorporate کی تھیں۔ وہ بھی راجہ صاحب کو یاد ہونا چاہیئے اور treasury benches کو 'خیر adviser صاحب تو ابھی he has just been christianed into politics, he does not know لیکن ان کو یہ بھی یاد ہونا چاہیئے کہ

we have been allowing discussion on bills to go on till the hearts content of the Opposition and we have accommodated. Bhinder is a witness, he is the only Senator who is present right now over here. He is a witness to the

accommodation that we showed. We have never bulldozed any legislation. They have been bulldozing legislation in the National Assembly and they want to do this in the Senate. We will not permit it in the Senate. We will not permit it, they have the numbers if they want to bulldoze then let them go ahead and bulldoze but we will not be a party to this.

جناب چیئرمین - نہیں، اس میں میری بھی ایک ذمہ داری ہے۔ میں بھی کوشش کروں گا۔ جناب میری بات سنیں پھر اعتراض کریں۔

میاں رضا ربانی - جناب والا! آپ کی صورت حال یہ ہے، معذرت کے ساتھ اور نہایت ادب کے ساتھ، آپ نے ایڈوائزر لاء کو کہا کہ میری رولنگ موجود ہے کہ adviser can participate the proceedings لیکن آج چتا نہیں سورج کس سائیڈ سے نکلا ہے کہ آج وہ ہاؤس کے اندر موجود ہے ورنہ

according to the rules, he is to assist you in each and every thing and he is not present in the House. So, how can one thing..... you were consulted at a time when he summoned the House. I came to you on the 24th and you said that the House was not being summoned and he went and summoned the House on the 25th. This is the respect he has for the Chair.

Mr. Chairman: Let us take one issue at a time.

پہلا issue یہ ہے، پہلے ڈاکٹر صاحب میری بات ذرا سن لیں، پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جہاں تک میں کوشش کروں گا وہ یہ ہوگی کہ میں جتنی discussion ہو سکتی ہے، آپ کو موقع ملے تاکہ آپ بل پر بات کر سکیں۔ آج کا دن بھی ہے کل کا دن بھی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ہم ان چیزوں پر وقت صرف کریں۔۔۔۔۔ جی فرمائیے جی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہمارا جو objection ہے بنیادی طور پر وہ اس موشن کے اوپر ہے۔ آپ مہربانی کر کے ہمیں پہلے اس موشن پر سن لیں۔ رضا ربانی صاحب اس پر بول چکے ہیں۔ Sir, before you allow the

Government to move this motion ہم آپ سے درخواست کر رہے ہیں کہ آپ ہماری بھی بات سن لیں۔

جناب چیئرمین، جی کریں، کریں۔

ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب میں یہ آپ سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ راجہ صاحب نے بات کی کہ نیشنل اسمبلی سے جو بل آتے تھے وہ کس طرح رضا ربانی صاحب کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔ اس بل میں جناب صورتحال کچھ مختلف اس لئے ہے کہ نیشنل اسمبلی میں یہ بل بلڈوز ہوا ہے۔ وہاں پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی ہے۔ اپوزیشن کو سنا نہیں گیا۔ تمام روز کو بلائے طاق رکھتے ہوئے، تمام روز کو suspend کرتے ہوئے یہ قانون پاس کیا گیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بہت ہی اہم قانون ہے اور کسی قانون میں اگر ہم سے تعاون چاہیں گے، ہم ان سے تعاون کریں گے۔ یہ جو قانون لا رہے ہیں یہ پوری کی پوری شریعہ کو تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ Definition اس میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اس میں تقریباً 75 sections میں جناب amendments کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری آپ سے عرض یہ ہے کہ اس قانون کو آپ بلڈوز مہربانی کر کے نہ ہونے دیں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اگر وہ اس کو بھی repromulgate کر لیں۔ ایک دن کے لئے نیشنل اسمبلی کا سیشن prorogue کر کے دوبارہ اس کو repromulgate کر کے اور پھر سیشن کو دوبارہ بلا لیں۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ کرتے رہے ہیں اس قسم کے کام۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر بلیدی صاحب آپ کی بھی اسی مسئلے پر ہے کوئی بات۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جی جناب میں بھی اس کو اپوز کرتا ہوں کیونکہ یہ جو بلڈوز کیا جا رہا ہے، قومی اسمبلی میں بھی مولانا شیرانی نے اس پر نقطہ اعتراض کیا اور کہا ہے کہ ہم بلوں کو اپوز نہیں کریں گے لیکن ہمیں پہلے اعتماد میں لیا جائے۔ یہ جو حدود اور تعزیرات آج آ رہے ہیں یہ قرآن و سنت کے خلاف جا رہے ہیں۔ یہ تو اس ہاؤس کی بھی بدنامی ہوگی اور پورے پاکستان کی بھی بدنامی ہوگی۔ ہماری موجودگی میں، ہم جمعیت العلماء اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں اس ہاؤس میں، ہم اس کو کیسے پاس کرنے دیں گے۔ تو بہتر یہ ہے کہ کل کا دن ہمیں دے دیں تاکہ ہم اس پر ڈسکس کریں اور پھر اس پر کوئی بات ہو۔

جناب چیئرمین، آج کا دن بھی اور کل کا دن بھی آپ کو دیں گے۔ جی اب آپ موشن move کر دیں جی۔ 108 اور 109 بھی اس میں add کر دیں۔

میاں رضا ربانی، جناب آپ اس بل میں اس طرح ترمیم نہیں کر سکتے۔ جناب آپ مہربانی کر کے غور کریں، آپ دیکھیں کہ ابھی میں نے یہ دکھا ہے کہ PLD کے اندر 31 printed pages ہیں۔ اس کے 36 printed pages۔ چھ بجے یہ lay کرتے ہیں on the table of the House اور کہتے ہیں کہ ساڑھے چھ بجے تم قصاص اور دیت کے آرڈیننس کو پاس کر دو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ 27 تاریخ سے ہاؤس سیشن میں ہے۔ ان کو پتہ ہے کہ گیارہ تاریخ کو lapse ہو رہا ہے۔ کیا یہ mala fide نہیں ہے کہ اس بل کو ہاؤس کے اندر 9 تاریخ کو لے کر آ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ this sword of damocles is hanging on our heads. The Advisor for law should have the moral courage to admit that this is.....

(interruption)

LEGISLATION

جناب چیئرمین، چوہدری صاحب آپ موشن move کریں۔

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 108, 109 and 110 of the said Rules in respect of two days notice in regard to bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be dispensed with.

Mr. Chairman: Ch. Shujaat Hussain, Minister for Interior has moved under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirement of Rule 108, 109 and 110 of the said Rules in respect of two days notice and other requirements in regard to the bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, and the Code of Criminal Procedure, 1898

[The Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be dispensed with.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Yes, Ch. Shujaat Hussain sahib.

a) Re: The Criminal Law (Amendment) Bill, 1997

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Ch. Shujaat Hussain, the Minister for Interior has moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration. Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Opposed.

Mr. Chairman: O. K. It is being opposed.

I think we will give - میرا خیال ہے چوہدری صاحب ان کو منا کر لے آئیں - تاکہ تقریر ہو سکے۔
we must give them an opportunity to speak on the Bill. تو وہ آنا چاہتے ہیں
an opportunity.

راجہ محمد ظفر الحق - میرا خیال ہے وہ کوئی نہیں بولنا چاہتے۔

جناب چیئرمین - میرا خیال ہے چوہدری صاحب ان کو بلا لائیں۔

چوہدری شجاعت حسین - نہیں جناب، انہوں نے ہاؤس کی بھی بے عزتی کی ہے -
آپ کی بھی بے عزتی کی ہے - ساروں کی بے عزتی کی ہے - یہ کوئی طریقہ نہیں ہے - یہ

uncivilized طریقہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے جمہوری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ان سے request کر لیں۔ اگر وہ اس بل پر بولنا چاہیں تو میں سمجھتا ہوں ان کو وقت ملنا چاہیئے۔ بہر حال میری طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی جا کر ان سے ذرا بات کریں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اس چیز کے اوپر آپ ضرور روئنگ دیں۔ آج ان کا جو behaviour غیر جمہوری اور غیر پارلیمانی رویہ تھا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں آج کوئی روئنگ نہیں دینا چاہتا، تو آپ ذرا مہربانی کریں راجہ صاحب جا کر ان کو منا کر لے آئیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں، وہ کہاں آتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں بہر حال آپ جائیں۔

I think they should be requested and I think we should give them time to discuss the Bill if they want to.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ مولانا صاحب آپ ان کو راضی کریں۔ بل اہم ہے اگر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ آج کا دن بھی ہے کل کا دن بھی ہے۔۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کوئی کل کا دن نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ کوئی کل کا دن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں وہ اگر بولنا چاہیں تو میں سمجھتا ہوں ان کو موقع ملنا چاہیئے۔ راجہ صاحب ایک کوشش کر لیں۔۔۔ نہیں کوئی بات نہیں اگر آج ۱۰ بجے تک بھی بحث کرنی پڑتی ہے کوئی بات نہیں ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب چیئرمین! یہ ضروری نہیں ہے کہ اپوزیشن والے ہی بولیں۔ بلکہ اور لوگ بھی بولنا چاہیں تو۔۔۔

جناب چیئر مین۔ چوہدری صاحب بات تو کر لیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ہمارے چیف وہیپ گئے ہیں۔

جناب چیئر مین۔ چیف وہیپ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے راجہ صاحب کا جانا زیادہ۔۔۔۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ وہ بھی راجہ صاحب ہی ہیں۔

جناب چیئر مین۔ جی۔

جناب جمیل الدین عالی۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اصولاً

میں اس بات سے متفق ہوں کہ اتنی جلدی اتنے بڑے بل آکر۔۔۔۔۔ بلڈوز نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ یہ صحیح بات ہے۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ ۵۰ کلارز amend ہو رہی ہیں۔ ان میں بعض کی جو شرعی

definition ہیں وہ amend ہو رہی ہیں۔ تو اراکین کو ضرور اتنا موقع ملنا چاہیئے کہ وہ پوری توجہ

کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ آپ کی بات صحیح ہے۔ اس لئے میں چاہ رہا ہوں کہ وہ آئیں اور

بحث کریں میں تو آج کا دن اور کل کا دن بھی چاہوں گا کہ بحث ہو جائے کیونکہ ہمارے پاس

دو دن ہیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ وہ تو آپ کی عنایت ہے کہ آپ ان کو بلانا چاہ رہے

ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ کل کا دن نہیں ہے کل ۱۰ تاریخ ہے۔

جناب چیئر مین۔ کل کا دن بھی ہے اور اگر یہ بات کرنا چاہیں تو میری طرف سے

آج اور کل کے دو دن ہیں۔ میرا خیال ہے ان کو موقع دینا چاہیئے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ کل کا دن نہیں ہے۔

جناب چیئر مین۔ ہے کل کا دن، کل laspe ہوگا، کل بارہ بجے رات کو laspe ہوگا

اس سے پہلے وقت ہے۔ تو if they want to come I would like to give them an

opportunity.

جناب جمیل الدین عالی۔ اگر وہ بات نہ کرنا چاہیں تو مجھ جیسا ناچیز اور مولانا عبدالستار نیازی صاحب اتنے بڑے عالم تشریف رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے۔ چلیں Why don't you start then?

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب والا اس بات کی آپ نے خود تائید فرمائی کہ میں اصولی طور پر یہ کہوں گا کہ یہ طریقہ غلط ہے کہ ایک اتنے بڑے بل کو آپ اتنے تھوڑے سے وقت میں consider کرنا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے دنیا میں کوئی ایسا دماغ نہیں ہوگا کہ اگر ہوگا تو مجھے اس کا علم نہیں کہ وہ ان تمام کلاز کے اندر جو امینڈمنٹ پوٹیدہ ہیں۔ ان کی implications کو اتنی جلدی سمجھ کر کوئی رائے زنی کرے۔ اس کے لئے وقت چاہیئے خاص طور پر جب کہ جناب والا اس میں شرعی اصطلاحات استعمال ہو رہی ہیں۔ ان اصطلاحات کے پیچھے ہزاروں فتاویٰ ہیں۔ ان اصطلاحات کے پیچھے شروع سے جو فقہاء گزرے ہیں اور چاروں مکاتیب فکر کے فقہاء کی بڑی thinking ہے۔ اس کے بعد یہ اصطلاحات بنی ہیں۔ ان اصطلاحات پر اس طرح سے امینڈمنٹ لانا میرا خیال ہے بڑی قابل توجہ بات ہے۔

Mr. Chairman: There is plenty of time.

مجھے ایک function میں جانا ہے۔ Bhinder Sahib will take over but there is plenty of time and I will still request the honourable members to come and participate.

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب آپ کا یہ درست فیصلہ ہے۔ آپ نے time allow کیا ہے تو۔

(اس مرحلے پر چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی۔ تو جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں ذرا اصطلاحات

کا مسئلہ ہے۔ لیکن آج رات کا وقت ہمیں مل جائے گا تو ہم اس پر کچھ تھوڑا سا غور کر سکتے ہیں کہ اصلاحات کی تبدیلی میں کیا چیز مضمر ہے۔ جنہوں نے پہلے اس کو amend کیا تھا۔ انہوں نے کیا سوچ کر کیا تھا۔ اس کا کوئی ریکارڈ اس وقت available نہیں ہے کہ اگر آپ قصاص کی دیت کی، اس کی تعریف ہی بدل دیتے ہیں۔ کیونکہ دیت کا، عورت کا اگر دیت ہو تو بچاس ہو اور مرد کی ہو تو سو ہے۔ تو یہ مسئلہ کیا آج بھی اسی طرح آپ برقرار رکھنا چاہیں گے تبھی رولنگ کو۔ اسی طرح جناب کئی اور مسائل ہیں۔ جن پر ہمارا خیال ہے ہمیں وقت ملے تو کل آکر اس پر بہتر گفتگو کر سکتے ہیں۔ ایک دم اس بل کو کلاز بانی کلاز لینا، اور اس پر اپنی رائے دینا، خاص طور پر تعریفات پر، definition پر، یہاں تبدیلی کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے بہت آسان اور ممکن بات نہیں ہے۔ سوائے اس کے مستند علماء اس پر گفتگو کر سکتے ہیں۔ میرے جیسا عام آدمی جو کہ شرع سے تھوڑی سی واقفیت رکھتا ہے لیکن رکھنا ضرور چاہتا ہے۔ اور بیک گراؤنڈ ہے۔ میں چاہوں گا کہ اگر آپ اجازت دیں تو کل میں اس پر اپنی تقریر جاری رکھ سکتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے کل کے لئے وقت چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں یہ عرض کردوں کہ item No.4 اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے جس میں موشن یہ ہے کہ Bill should be taken into consideration تو اس سٹیج پر۔۔۔۔۔

جناب جمیل الدین عالی۔ اس کی مخالفت نہیں ہے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اس کی مخالفت نہیں ہے۔ اگر اس کی مخالفت نہیں ہے تو پھر تو آپ بات نہیں کر سکتے۔ پھر یہ موشن پاس ہوگی۔ اگر آپ اس کو oppose کرتے ہیں تو پھر آپ بات کر سکتے ہیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ نہیں جناب کیوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اگر آپ اس کو oppose کرنا چاہتے ہیں تو اس پر تقریر فرما سکتے ہیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب اس کو into consideration لینے کے آپ یہ

معنی لیتے ہیں کہ اس کو سپورٹ کرنا ہے تو پھر اس کی مخالفت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مخالفت ہے تو پھر بولیں۔

جناب جمیل الدین عالی۔ نہیں، اس کے لئے میں یہ چاہتا تھا کہ آپ میرا یہ وقت اگر کل کے لئے اجازت دے دیں تو میں اس کو سڈی کر کے آؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں یہ موشن کل کے لئے تو پھر نہیں جا سکتی۔ اس موشن پر ابھی بات ہو سکتی ہے۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب آپ کوئی روٹنگ دے سکتے ہیں کیونکہ بات یہ ہے کہ یہ بل ہی ایسا ہے کہ اس پر کون ایسا بول سکتا ہے۔ مجھے کوئی بتائیں۔ یہ بل شرع سے متعلق ہے۔ اس میں کافی چیزیں ہیں ایڈم کوئی کیسے بول سکتا ہے۔ کیسے بغیر کتابیں دیکھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بات کا بنگلہ بنا لیا ہے۔ یہ شرعی مسز اوں سے متعلق ہے اور اچھی طرح سے اچھا اقدام کیا جا رہا ہے۔ اتنے عرصے سے یعنی ۱۹۹۰ء سے نافذ ہے اور یہ اب تک چل رہا ہے۔ تو اس میں اگر کچھ بہتری کے لئے کیا جا رہا ہے تو اس میں دیر کرنا اچھی روایت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ تو آپ کا جواب ہے چوہدری صاحب۔ موشن تو آپ نے move کر دی ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں وہ تو ہو گئی ہے۔ اب پاس کرانے والی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ موشن جو آپ نے move کر دی ہے۔ وہ ہے۔

that the Bill should be taken into consideration.

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اس کی اپوزیشن کر کے وہ باہر چلے گئے۔ اس پر کوئی اگر فاضل ممبر تقریر کرنا چاہیں تو اصولوں پر بات کر سکتے ہیں۔ یہ فرسٹ ریڈنگ ہے۔ جی جناب

قاضی صاحب -

Qazi Muhammad Anwar: Mr. Chairman this bill is in compliance with the judgement of the Supreme Court of Pakistan. This judgement came in the year 1989 and when Supreme Court of Pakistan held, there were certain provisions of the Pakistan Penal Code and CR.PC which were repugnant to the injunctions of the Quran and Sunnah, since then it is in this form in the ordinance. Once ordinance lapses another ordinance..... so far it has been through ordinances and they are just extending ordinance after ordinance. It is a right step now that it is coming in the form of the Bill.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا مجھے اجازت دیں۔

Mr. Presiding Officer: Yes please

Ch. Shujaat Hussain: No.5. I beg to move.....

Mr. Presiding Officer: No, not 5. Let it be put for the vote of the House first.

چوہدری شجاعت حسین: وہ آپ سے کریں۔

Mr. Presiding Officer: The question is that Ch. Shujaat Hussain has moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: next motion.

Ch. Shujaat Hussain: Sir, I beg to move the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The

Criminal Law (Amendment) Bill.....

Mr. Presiding Officer: Just a minute. Before moving this motion we have to go to the second reading and in the second reading we have to put the clauses to the vote of the House.

There is Clause 2. There is no amendment in Clause 2. I will put the Clause 2 to the vote of the House. The question is that the Clause 2 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Clause 2 forms part of the Bill.

Clause 3. There is no amendment in Clause 3. I will put the Clause 3 to the vote of the House. The question is that the Clause 3 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 3 forms part of the Bill.

Clause 4. There is no amendment in Clause 4. I will put the question directly to the vote of the House. The question is that Clause 4 forms part of the Bill.

(The motion was carried).

Mr. Presiding Officer: Clause 4 forms part of the Bill.

Clause 5. There is no amendment in Clause 5. I will put the Clause 5 to the vote of the House. The question is that Clause 5 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 5 forms part of the Bill.

Clause 6. There is no amendment in Clause 6. I will put Clause 6 to the vote of the House. The question is that Clause 6 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 6 forms part of the Bill.

Clause 7. There is no amendment in Clause 7. I will put the Clause 7 to the vote of the House. The question is that Clause 7 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 7 forms part of the Bill.

Clause 8. There is no amendment in Clause 8. I will put the Clause 8 to the vote of the House. The question is that Clause 8 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 8 forms part of the Bill.

Clause 9. There is no amendment in Clause 9. I will put the Clause 9 to the vote of the House. The question is that Clause 9 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 9 forms part of the Bill.

Clause 10. There is no amendment in Clause 10. I will put the Clause 10 to the vote of the House. The question is that Clause 10 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 10 forms part of the Bill.

Clause 11. There is no amendment in Clause 11. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 11 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 11 forms part of the Bill.

Clause 12. There is no amendment in Clause 12. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 12 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 12 forms part of the Bill.

Clause 13. There is no amendment in Clause 13. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 13 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 13 forms part of the Bill.

Clause 14. There is no amendment in Clause 14 of the Bill. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 14 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 14 forms part of the Bill.

Clause 15. There is no amendment in Clause 15. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 15 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 15 forms part of the Bill.

Clause 16. There is no amendment in Clause 16. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 16 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 16 forms part of the Bill.

Clause 17, there is no amendment in Clause 17. I will put it directly to the vote of the House. The question is that the Clause 17 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 17 forms part of the Bill.

Clause 18, there is no amendment in Clause 18 and I will put it directly to the vote of the House. The question is that the Clause 18 forms part of the

Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 18 forms part of the Bill.

Clause 1, Short Title and Commencement. The question is that the Short Title and Commencement be the Short Title and Commencement of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Short Title and Commencement forms part of the Bill.

Now Please, the next motion. Second reading is over. Now, we pass on to the third reading. Next motion please.

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [the Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], be passed.

Mr. Presiding Officer: The motion is that the bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and Code of Criminal Procedure, 1898 [the Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], be passed. Is there any opposition to this motion? There is no. I will now put the question to the vote of the House. The question is that the bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [the Criminal Law (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be passed.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The bill is passed.

b) Re: The Anti Narcotics Force Bill, 1997

Mr. Presiding Officer: Next motion please.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس بل میں شاید انہیں کوئی تکلیف نہ ہو گی لیکن پھر بھی وہ چلے گئے ہیں چونکہ نیشنل اسمبلی سے پاس ہونے کے بعد ان کو پورے دو دن دیئے گئے ہیں۔

I beg to move that the bill to provide for the Constitution of Anti Narcotics Force [the Anti Narcotics Force Bill, 1997] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Presiding Officer: The Motion moved is that the bill to provide for the Constitution of the Anti Narcotics Force [the Anti Narcotics Force Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration. I think, there is no opposition to this motion. Motion stands carried. Next motion please. Next is Clause by Clause, 2nd reading.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب! آپ کلاز بانی کلاز کریں گے۔

Mr. Presiding Officer: We will now take up the bill Clause by Clause. Clause 2. There is no amendment in Clause 2. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 2 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 2 forms part of the Bill.

Clause 3, there is no amendment in Clause 3. The question is that Clause 3 forms part of the Bill. I think there are some reservations about Clause 3, the voice was very slow.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 4, there is no amendment in Clause

4. I will put it directly to vote of the House. The question is that Clause 4 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 5, there is no amendment in Clause 5, I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 5 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 5 forms part of the Bill. Clause 6. There is no amendment in Clause-6. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause-6 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 6 forms part of the Bill. Clause 7. There is no amendment in Clause 7. It will be put to the vote of the House. The question is that Clause 7 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 7 forms part of the Bill. Clause 8. There is no amendment in Clause 8. It will be put to the vote of the House. The question is that Clause 8 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 8 forms part of the Bill. Clause 9. There is no amendment in Clause 9. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 9 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 9 forms part of the Bill. Clause 10.

There is no amendment in Clause 10. It will be put directly to the vote of the House. The question is that Clause 10 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 10 forms part of the Bill. Clause 11. There is no amendment in Clause 11. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 11 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 11 forms part of the Bill. Clause 12. There is no amendment in Clause 12. It will be put directly to the vote of the House. The question is that Clause 12 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 12 forms part of the Bill. Clause 13. There is no amendment in Clause 13. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 13 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 13 forms part of the Bill. Clause 14. There is no amendment in Clause 14. It will be put directly to the vote of the House. The question is that Clause 14 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 14 forms part of the Bill. Clause 15. There is no amendment in Clause 15. It will be put directly to the vote of the House. The question is that Clause 15 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 15 forms part of the Bill. Clause 16.

There is no amendment in Clause 16. It will be put directly to the vote of the House. The question is that Clause 16 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 16 forms part of the Bill. Clause 17. There is no amendment in Clause 17. The question is that Clause 17 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 17 forms part of the Bill. There is one schedule. I will put it to the vote of the House. The question is that the schedule, be the schedule of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: I will now put Clause-1 to the vote of the House. There is no amendment in Clause-1. It will be put directly to the vote of the House. The question is that the Short Title and Commencement will be the Short Title and Commencement of the Bill.

(The motion was carried)

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں move کرنے سے پہلے ریکارڈ کے لئے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پیپلز پارٹی والوں کی سنجیدگی کا یہاں تھوڑا سا اندازہ کر لیجئے کہ آپ نے 20 Clauses پر ہی 'دو دن پہلے یہ بل پیش ہو چکا تھا اگر یہ اتنے سنجیدہ ہوتے اور یہ اتنے بہادر ہوتے تو اس میں کسی نہ کسی کے اوپر تو وہ اپنی amendment دے دیتے۔ اس لئے یہ صرف بات کا بے سنگر بنانے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ مجھے اجازت دیجئے جناب۔ I beg to move that the Bill to provide for the constitution of Anti Narcotics Force, the Anti Narcotics Force Bill 1997 be passed.

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that the Bill to

provide for the constitution of the Anti Narcotics Force, [The Anti Narcotics Force Bill 1997] be passed. Is there an opposition to this motion? No, there is no opposition to this motion. I will put it directly to the vote of the House now.

جی فرمائیے بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے مکران میں پچھلے سال انہوں نے بغیر کسی تحقیق کے ایک بندے پر پھلپ مارا اور اس کی پٹائی کی گئی جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کے بعد جب تحقیقات ہوئی تو انہوں نے خود اعتراف کیا کہ یہ بیگناہ تھا۔ جبکہ اس فورس کو کھلی بھٹی دی جا رہی ہے کہ اگر وہ کسی شریف بندے کو ' شریف انٹس انسان کو ستانہ چاہیں ' یہی نارکوٹکس فورس وہاں مکران میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کی کیا کارکردگی ہے۔ وہاں لوگوں سے کروڑوں روپے رشوت لے کر وہی منشیات کو براہ راست بیرون ملک بھیجا جا رہا ہے اور جو شریف لوگ رشوت نہیں دیتے ہیں ان کو بیگناہ تنگ کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کھلی بھٹی دینا ناانصافی ہے کیونکہ وہ جس بیگناہ پر چاہیں ہاتھ ڈالیں ' تو اس کے لئے یہ قانون جو پاس ہو رہا ہے اس میں اس کو کھلی بھٹی مل رہی ہے۔ ایک نارکوٹکس کا ڈائریکٹر اگر اربوں روپے کمانا چاہے ' کسی کو ستانہ چاہے تو اس میں اس کو کھلی بھٹی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس پر گناہ ثابت ہو ' جس پر جرم ثابت ہو ' وہ تحقیقات کر کے پھر اسے پکڑیں ' وہ پکڑنے کے بعد ' مروانے کے بعد ' پھر وہ ایک مہینے کے بعد statement جاری کرتے ہیں کہ یہ بیگناہ تھا ' اس کا کوئی قصور نہیں تھا ' یہ اس جرم میں involve نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ترمیم لائی جائے ' یہ پوری قوم کے لئے انصاف کا تقاضا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر - just a minute کیا آپ اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے

ہیں؟

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی - نہیں جناب۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر - you can't speak آپ نہیں بول سکتے۔ اگر آپ نے

بولنا ہے تو اپنی سیٹ پر جائیے - any other member who wants to speak - جی چوہدری

صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ! کیونکہ معزز ممبر نے ایک سوال اٹھایا تو جواب دینا میرا فرض بنتا ہے۔ ان کی بات جاتر ہے ہر کام میں improvement کی ضرورت ہوتی ہے، ان کو مکران کے سلسلے میں یا کسی بھی سلسلے میں شکایت ہوئی ہے تو یہ ہماری حکومت کا فرض ہے کہ اسے دور کریں۔

Mr. Presiding Officer: I will now put the question to the vote of the House. The question is that the Bill to provide for the constitution of Anti Narcotics Force, [the Anti Narcotics Force Bill 1997] be passed.

(The Motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The bill is passed. next motion please. Yes please Prof. Sahib

c) Re: The Offence of Zina (Enforcement of Hadood)

(amendment) Bill, 1997

Mr. Sajid Mir: My objection is that parts of this are repugnant to the teachings of Islam, so I proposed that this be referred to the Council of Islamic Ideology.

Mr. Presiding Officer: No but you have referred to rule 91.

Prof. Sajid Mir: Yes Rule 90 Caluse 1.

Mr. Presiding Officer: Let there be a motion first and then you will be making that amendment

Prof. Sajid Mir: Sir, as the legislation business goes, I think the Rule 90 has precedence over 9 and 88, under which the honorable Minister is moving the Bill.

Mr. Presiding Officer: No, question is that every motion to which you have any opposition, motion is moved then you raise the objection.

Prof. Sajid Mir: The Rule says; before.....

Mr. Presiding Officer: Rule 91, before any of the motion contemplated in Rule 88 is made, any member may raise the objection that the Bill is repugnant to the injunctions of Islam. If such an objection is raised, the Senate may by the motion supported by not less than 2 fifth of the members. Yes Prof. Sahib you are right, so you have raised the objection, if you want to make any speech you can make a speech.

پروفیسر ساجد میر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سب سے پہلے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت کی یہ کوشش قابل تعریف ہے کہ وہ ordinances کی بجائے قانون سازی پر انحصار کر رہی ہے اور اسی spirit کے تحت یہ بل لائے گئے ہیں۔ جہاں جہاں یہ بل اور یہ قانون ملکی مفاد کے مطابق ہیں اور جہاں جہاں وہ اسلام کی teaching سے ٹکراتے نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہم duty bound ہیں ان کی support کرنے پر۔ لیکن یہاں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان پر مزید غور ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر اسلامی نقطہ نظر سے، وہاں ہم یہ تجویز کریں گے کہ ان بلوں کے لئے جو اسلامی دفعات سے ٹکراتے ہیں ان کے لئے حکومت کو چاہیئے کہ محکمہ قانون میں ایک خاص سیل قائم کریں، ان کو یہاں move کرنے سے پہلے، قبل اس کے وہ ہاؤس میں آئیں ان پر، اس حوالے سے غور کیا جائے کہ آیا وہ اسلامی قانون سے ٹکراتے تو نہیں ہیں۔ چونکہ جہاں gang rape کا تعلق ہے یا for that matter rape کا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں سخت سے سخت قانون سازی ہونی چاہیئے اور جو proportion یہ مسئلہ لے چکا ہے ہمارے ملک میں، اس کے پیش نظر یہ سخت قانون سازی انتہائی ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جب اس کے لئے اسلامی دفعات یا اسلامی قانون موجود ہے، تو ہمیں خواہ مخواہ اس سے ٹکرانے یا اس کے خلاف جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جو مقصد ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں، یعنی زنا اور زنا بالجبر اور خاص طور پر gang rape کو روکنے کا، قانون کے

ذریعے روکنے کا، وہ مہم دوسرے طریقے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسے طریقے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں جو اسلامی دفعات کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان کے ہم سب کا یہ فریضہ ہے کہ جہاں یہ قانون سازی کریں وہاں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ کوئی ایسی قانون سازی نہ ہو جو اسلامی دفعات کے خلاف ہو۔ اور اسلام نے تو اس بارے میں اتنی ample اور وسیع قانون سازی اور اتنی مناسب حد بندیاں کی ہیں کہ اگر ان کو نافذ کیا جائے تو ہم اس مسئلے پر بڑی حد تک نجات پا سکتے ہیں۔ اس میں صرف معمولی چیخ کی ضرورت ہے۔

جہاں تک اس کی spirit کا تعلق ہے، میرے خیال میں اس سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہو گا۔ اور جہاں تک major portion کا تعلق ہے اس قانون کا، اس سے بھی کسی کو اختلاف نہیں ہو گا چند ایک پوائنٹ ہیں جن سے اسلامی نقطہ نظر سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام نے اس سلسلے میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ مجرم میں تفریق کی ہے، امتیاز کیا ہے۔ میرے خیال میں اگر ہم وہ تفریق کریں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اسی طرح اسلام نے اس سلسلے میں موت کا جو طریقہ تجویز کیا ہے وہ صرف دنیا سے ڈر کے اور صرف یہ کہہ کے کہ ہمیں fundamentalists نہ کہا جائے یا ہم پر یہ اعتراض نہ آئے کہ یہ پرانے زمانے کے لوگ ہیں، قدامت پسند لوگ ہیں۔ موت کا جو طریقہ تجویز کیا ہے، ہم اس کے قریب کیوں نہ جائیں، خاص طور پر پملا پوائنٹ جو میں نے raise کیا ہے۔ خاص طور پر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ میں جو فرق کیا گیا ہے، ہمیں اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے معمولی سی اس میں اگر تبدیلی کریں گے، تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ مہم بھی حاصل ہو جائے گا جس کے تحت یہ قانون سازی کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی دفعات کے ساتھ ٹکرانے کے جرم سے بھی ہم بچ جائیں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفی و سلام۔ جناب عالی! اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موجودہ حکومت کو قانون سازی سے بہت بڑی دلچسپی ہے اور یہ خراج تحسین کے قابل ہے۔ یقیناً ہم ہمیشہ اس فلور پر لڑتے رہے ہیں اور سب سے زیادہ اس مسئلے میں

آپ خود پیش پیش تھے کہ بجائے آرڈیننس کے یہ ایوان اسی لئے ہے کہ ہم یہاں قانون سازی کریں اور جمہوریت اور شورایت کا بنیادی فلسفہ اور قاعدہ بھی یہی ہے، کہ بجائے ایک کمرے، بجائے ایک سوچ کے، ایک شخص کی علمیت کی بجائے اگر دس بارہ آدمی، پچاس سو آدمی، کسی بھی مسئلے پر، اگر سو کمرے، سو سوچ، سو انسانوں کے علم، یقیناً اگلے ہو جائیں تو وہ بہت ہی مضبوط شکل میں، بہت ہی سنجیدہ اور مقبول شکل میں سامنے آئے گا، یہ نسبت اس کے کہ ایک شخص اپنی رائے قائم کرے۔

اسی لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب اجتہاد فرمایا کرتے تھے وہ شخصی اجتہاد نہیں تھا، وہ باقاعدہ شورائی تھا۔ یعنی چالیس قابل علماء ان کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تھے، جب بھی اس قسم کے مسائل آتے تھے تو یہ چالیس علماء جو مجتہد کے مقام پر فائز ہوتے تھے، اس کو زیر بحث لانے کے بعد فیصلہ کرتے تھے، کبھی تو ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک مسئلے پر مہینہ بھر مسلسل بحث چلتی رہتی تھی، آخر جب کسی بات پر اتفاق ہو جاتا تو پھر اس کو باقاعدہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب کی شکل میں نوٹ فرمایا کرتے تھے۔ اب بھی یقیناً دنیا میں کوئی بھی دانشور اس طرز اور انداز قانون سازی کو قطعاً پسند نہیں کرے گا۔ دنیا جہاں کا کوئی بھی دانشور کوئی بھی عقل اور سوجھ بوجھ رکھنے والے اس انداز کو پسند نہیں کریں گے جو انتہائی تیز رفتاری سے قانون سازی کی جا رہی ہے۔ قانون میں بہت سے مسائل جب سامنے آئیں گے، اس سے پوری انسانیت کی زندگی کے دار و مدار مربوط ہوتے ہیں اور زندگی اور موت کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو یہ یقیناً بہت ہی سنجیدہ تعلق ہے۔ ہم یقیناً ان کا ساتھ دیں گے، غلو سے بچیں گے کہ ہم ان کا ساتھ دیں گے لیکن یہ ہے کہ کم سے کم اتنا موقع تو ہو کہ کچھ ساتھی اس پر بولیں، اپنی آراء کا اظہار کریں اور خصوصاً ان معاملات میں جو حدود سے اور براہ راست ان جرائم کے بارے میں، جن جرائم کے بارے میں بذات خود رب کائنات نے سزا تجویز فرمائی ہو۔ اس میں انسان کو قطعاً اجازت نہیں کہ وہ اپنی طرف سے اس جرم کے لئے سزا تجویز کرے، جس کے بارے میں اللہ نے خود تجویز کی ہو۔ حدود ہے، اس میں نہ کمی ہو سکتی ہے، یہ لفظ "حد" عربی کا ہے، مطلب یہ ہے کہ ایک بالکل معین، مشخص، معلوم، ابتداء، انتہا ہر چیز کے لئے معین ہے۔ اس میں کسی اضافے اور کمی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ، یہ زبان قرآن رحمۃ اللعالمین، لیکن اس کے باوجود حدود کے معاملے میں جب آپ ان کو دکھیں تو آپ حیران ہوتے ہیں کہ آپ اتنے

سخت ہوتے ہیں کہ پوری دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ایسے واقعات موجود ہیں۔ ایک عورت، جس کا نام فاطمہ تھا، وہ چوری کے جرم میں پکڑی گئی اور پھر چوری ثابت بھی ہو گئی تو پھر یہ حکم ابھی جاری ہونے والا تھا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی اور محبوب ساتھیوں کو ذریعہ بنا کر سٹارش کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے آئینہ بدل گئے، چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور یہ کہا کہ واللہ ----- عربی ----- اگر میری بیٹی فاطمہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں) اگر وہ یہ چوری کرتی تو اس کا بھی میں ہاتھ کاٹ دیتا اور پھر صحابہ کو ڈانٹا کہ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم اللہ کی حدود میں شہادت کرنے آئے ہو اور فرمایا کہ پچھلی اقوام اور ام، یہود و نصاریٰ اسی لئے تباہ ہو گئے، اسی لئے غضب ٹھہرانے لگے کہ وہ اس قسم کے معاملات میں سٹارش کا، انسانی آراء کا اس میں دخل دیا کرتے تھے۔ میں مختصر طور پر بیان کروں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے معاملات میں ہم قطعاً کسی کا ساتھ نہیں دے سکتے ہیں کہ ایک طرف رب کائنات ہو اور دوسری طرف کوئی حکمران یا سیاسی جماعت ہو، ہم یقیناً اللہ پر کسی ذات کو، پوری کائنات میں کسی شخص کو نہ کسی جماعت کو ترجیح دے سکتے ہیں اور یہ انتہائی خطرناک عمل ہے۔ یہ سارے یقیناً مسلمان ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس طرح جرات نہیں کر سکیں گے، جب کہ پاکستان اسلام ہی کے نام پر قائم ہوا۔ جب کہ آج ان لوگوں کی ارواح تزنیق ہوں گی، جنہوں نے پاکستان بنانے کے لئے قربانیاں دیں، ان کی عزتیں لوٹی گئیں، ان کے مال، اولاد، جائیداد سب تباہ و برباد ہو گئے، کس لئے صرف اور صرف اسلام کے لئے، اسلامی معاشرہ کے لئے۔ یہ کتنے ہی افسوس کی بات ہو گی کہ پاکستان ہی میں اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قانون سازی ہو کہ جس میں اللہ کے کلام کی خلاف ورزی ہو، زنا، کے بارے میں بالکل صاف احکام ہے ----- عربی ----- اللہ نے صاف سورہ نور میں بہت بڑی تفصیل ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب میں ایک بات واضح کر دوں کہ جہاں تک اس بل کے principles کا تعلق ہے وہ جب چوہدری صاحب موشن پیش کریں گے تو اس وقت جتنی مرضی ہے تقریر فرمائیں۔ اس وقت موشن پروفیسر ساجد میر صاحب نے پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ بل Council of Islamic Ideology کو بھیج دینا چاہیئے۔ اس کے متعلق فرمائیں۔ جی ہاں۔

حافظ فضل محمد۔ اسی نے ہم سے یہی کہہ رہے ہیں، ابھی میں اسی پہ آ رہا تھا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جہاں تک بل کے اصولوں کا تعلق اس کے متعلق آپ کو الگ موقع ہو گا۔

حافظ فضل محمد۔ کیونکہ یہ معاملہ اتہائی حساس ہے۔ لہذا ہمارے ملک میں ایک ادارہ already موجود ہے۔ علماء، ائمہ و لہ موجود ہیں۔ قانون کے ماہرین ہوں، علماء ہوں اتہائی افہام و تفہیم محبت کے ماحول میں، محبت کی فضا میں اس طریقے سے فیصلے ہو سکتے ہیں۔ اسلام بہت وسیع دین ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مکمل حفاظت حیات ہے۔ اسلام نے ہر جرم کے بارے میں باقاعدہ ایک سوچ دی ہے۔ اس کے بارے میں قانون سازی ہے۔ تو اگر اس طریقے سے باہمی افہام و تفہیم سے اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے یا جو اسلامی نظریاتی کونسل ہے اس کو بھیج دیا جائے۔ وہ ان کی اپنی سمارٹشات ان کے ساتھ منسلک کر کے، پھر ان کا ساتھ دیں گے۔ ورنہ جو ابھی موجودہ شکل میں یہ بل قومی اسمبلی سے آ رہا ہے اتہائی خطرناک ہے اور یہ ہر مسلمان کے لئے صرف اس بنیاد پہ نہیں کہ ہم کو کوئی یہ کہے کہ آپ ڈاڑھی والے ہیں، مولوی لوگ ہیں، بنیاد پرست ہیں، بلکہ کوئی بھی مسلمان یہ تصور نہیں کر سکتا ہے کہ ان معاملات میں براہ راست دخل اندازی کرے جن کے بارے میں براہ راست اللہ کے احکام موجود ہوں۔ لہذا ہمارے اب اپنے دوستوں سے، چوہدری شجاعت حسین صاحب سے، راجہ ظفر الحق صاحب سے یہی اپیل ہے، یہی درخواست ہے کہ ہم آپ کے ساتھ چلنے کے لئے بالکل تیار ہیں لیکن آپ ایک ایسا طریقہ درمیان میں نکالیں کہ کم از کم ہماری آراء نہ سہی دوسرے علماء کی آراء آپ اپنے ساتھ ملائیں اور کوئی اس طرح بل بنائیں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ انشاء اللہ۔ خواہ مخواہ ہٹ دھرمی اور مخالفت برائے مخالفت، یہ ہماری کبھی سیاست نہیں رہی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ مولانا عبدالستار خان نیازی۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب چیئرمین صاحب! ابھی ہمارے سامنے لیڈر آف دی ہاؤس راجہ ظفر الحق صاحب نے مشورہ دیا ہے کہ بل پاس ہو جائے، قانون بن جائے لیکن ہم اس پہ amendment لا سکتے ہیں اور اس کے لئے ایک راستہ موجود ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ خود

جیسا کہ آپ کے سامنے واضح ہو گیا کہ سزائیں جو ہیں ان کی بھی باقاعدہ قرآن کے اندر حدیث کے اندر وضاحت موجود ہے۔ جیسا کہ باقاعدہ دیئت کے اندر عورت کے لئے پچاس اونٹ ہیں مرد کے لئے سو لیکن اگر کوئی چاہے صدقے میں زیادہ دے سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس زانی مرد جو ہے عورت ہے ان کے لئے سزائیں ہیں۔ اگر خادی شدہ ہے اس کے لئے سنگسار کرنا ہے۔ یہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مولوی صاحب نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ صرف یہ ہے کہ سو درے مارے جائیں اس پر لیکن حدیث شریف میں آیا ہے اس کو رجم کیا جائے۔ وہ رجم جو ہے وہ سزائے موت کے برابر ہو سکتا ہے۔ اس اعتبار سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے موقع موجود ہے۔ ہم چاہیں تو اس پر amendment لا سکتے ہیں جو غامیاں رہ گئی ہیں ان کو پورا کر سکتے ہیں اور دوسرا مشورہ بھی دے سکتے ہیں اسلامی نظریاتی کونسل کو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ راجہ محمد ظفر الحق۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! یہ جو موجودہ بل ہے یہ ملک میں بڑھتی ہوئی

گینگ ریپ کی وارداتوں کے خلاف ایک قانون بنایا جا رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قانون اس میں جو ترمیم کی جا رہی ہے وہ حدود کے قوانین میں کی جا رہی ہے۔ لہذا یہ ممکن نہیں کہ تصور میں بھی آسکے کہ یہ سینٹ یا پاکستان مسلم لیگ یا اس کی حواری جماعتیں کوئی بھی مسلمان ایسے قانون میں کوئی تعاون کرے۔ بنانے میں جو شریعتاً قرآن و سنت کے خلاف ہو۔ لہذا یہ بات دل سے بالکل نکال دینی چاہیے۔ ہماری سب سے پہلی وفاداری خدا اور اس کے رسول کے ساتھ باقی ساری وفاداریاں اس کے بعد آتی ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ حافظ فضل محمد صاحب نے بہت اچھی باتیں کی ہیں بڑی جامع باتیں کی ہیں۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ انہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ اگر حدود میں کسی جرم کی سزا موت نہیں بھی ہے تو تعزیر میں موت دی جا سکتی ہے، جیسے قتل میں بھی، وہ تو عدالت کو دیکھنا ہوتا ہے کہ جرم کی نوعیت کیسی ہے اور کسی بڑے فتنے کو دہانے کے لئے کیا سزائیں دی جا سکتی ہیں لیکن اس ساری بات کے ہوتے ہوئے ہمیں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ قرآن و سنت کا معاملہ ہے۔ لہذا میں یہ تجویز کروں گا کہ اس کے لئے جو ابھی چند دن کے اندر قانون کی اور مذہبی امور کی کمیٹیاں بنائی جائیں گی اس قانون کے بارے میں ان دونوں کمیٹیوں کا مشترکہ اجلاس ہو گا۔ اس میں کوئی شک

نہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا ادارہ بھی موجود ہے اور قانون کے سلسلہ میں وہ رائے دے سکتے ہیں اور سفارش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس سینٹ کے اندر جہاں اعلیٰ قانون دان اور سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ ججز اور وکلاء موجود ہیں، وہاں علماء دین بھی موجود ہیں۔ بمعیت علمائے اسلام سے موجود ہیں۔ بمعیت علمائے پاکستان سے موجود ہیں۔ بمعیت ائمہ دین سے موجود ہیں اور دیگر حضرات بھی موجود ہیں جنہوں نے دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ لہذا وہ contribute کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جب یہ دونوں کمیٹیاں بنیں گی تو دونوں کمیٹیاں مشترکہ طور پر بیٹھ کر تجاویز دیں گی۔ میں حکومت کی طرف سے یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہم ان تجاویز کو یقیناً مانیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Any other member who wishes to speak.

Ch. Muhammad Rafique Tarar Sahib.

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ۔ میری نظر سے کچھ قانونی گزریں ہیں گینگ ریپ کے متعلق اور ان میں مفتیان کرام نے کہا ہے کہ یہ جرم جو ہے فساد فی الارض کے زمرے میں آتا ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت ۳۳ اور ۳۴ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغاوت کرتے ہیں اور ملک میں فساد برپا کرنے میں سرگرم ہیں، بس یہ ہے کہ وہ عبرت ناک طور پر قتل کئے جائیں یا سولی پر لٹکائے جائیں یا انکے ہاتھ اور پاؤں بے ترتیب کاٹ دیئے جائیں یا انہیں ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ تقریباً تمام مکتبہ ہائے فکر کے مفسرین کرام کے نزدیک کوئی ایسا شخص یا گروہ جس کے جرائم از قسم قتل، ذکیت، اغواء، زنا، تحریب وغیرہ جو law and order کا مسئلہ پیدا کرے وہ فساد فی الارض کے زمرے میں آتے ہیں اور ان کی سزا وہی ہے جو ان آیات مبارکہ میں بیان کی گئی ہے اور اس پہلو سے علماء کرام جو یہاں موجود ہیں ان سے میری گزارش ہے کہ وہ اس تناظر میں بھی گینگ ریپ کے جرم کو دیکھیں۔ شکریہ جناب والا۔

Mr. Presiding Officer: Qazi Sahib, you should stand in your seat.

Whenever you want to speak, raising of hand is not sufficient.

Qazi Muhammad Anwar: We both stood at one time. I have

greatest respect of Tarar Sahib. Therefore, I sat down because I wanted him to speak first. That was the reason I sat down at that time.

جناب عالی ! یہ offence of the Zina and Enforcement of Hudood Ordinance,

1997 سے ہے۔ اب اس میں دو معیار ہیں۔ سزا کے لئے ایک ہے حد اور حد کا اپنا ایک طریقہ کار ہے شہادت کا۔ حد کے لئے آپ کو حدود کی جو شہادت ہے شاہد و شہود کے ساتھ اور جب حد کی شہادت مہیا نہ ہو تو اس صورت میں تعزیر کی بات آتی ہے اور تعزیر میں پھر جو اگر یہ ہے کہ اگر حد نافذ نہ ہو سکے تب تعزیر نافذ ہوتی ہے۔ موجودہ amendment صرف یہ seek کرتی ہے کہ ریپ کے کیسز میں جہاں حد کا معیار ہے شہادت کا اگر وہ مہیا نہ ہو۔ وہ بہت ہی کم مہیا ہوتا ہے۔ وہ ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ قاضی صاحب اس وقت ایوان کے سامنے motion ہے کہ کیا یہ بل وہاں Council of Islamic Ideology میں بھیجا جائے یا نہیں۔ دوسری جو اگر principle پر آپ discuss کرنا چاہتے ہیں تو اس کا موقع ابھی آتا ہے۔

قاضی محمد انور - جناب میں تو یہ کہتا ہوں کہ کمیٹی سے اتفاق کرتا ہوں۔ جو راجہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ ایک فوری نوعیت کا مسئلہ ہے۔ بے حرمتی ہو رہی ہے بے شمار خواتین کی۔ بچیوں کی۔ یہ جرائم سوسائٹی کے خلاف جرم ہیں۔ یہ انتہائی شدید قسم کا جرم ہے۔ یہ زنا بالجبر کا فوری نوعیت کا مسئلہ ہے۔ اس پہ آپ سوچیں کہ اس پر کیا ہونا چاہیے۔ ہاؤس کی کوئی کمیٹی اس پر غور کر لے جس میں علماء کو بھی شریک کیا جائے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ جناب جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں اس بل کے مندرجات پر تو بعد میں تفصیل سے بات کروں گا جب وزیر صاحب بل پیش کریں گے لیکن اس سے پہلے جناب ساجد میر صاحب کی موشن کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ یہ بل نہایت ہی اہم بل ہے۔ اس کو اس طریقے سے فوری طور پر پاس کرنا میرے خیال میں جلد بازی ہے۔ اگرچہ میں اس سلسلے میں تحفظ رکھتا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل میں جو حضرات تشریف فرما ہیں ان میں سے کچھ حضرات عالم دین ہیں، فقیہ ہیں وہ اسلامی فقہ میں دسترس رکھتے ہیں لیکن کچھ

حضرات ایسے ہیں کہ جو اس سلسلے میں اگر میں عرض کروں بالکل اٹاڑی ہیں، نابلد ہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ لہذا اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے سے تو میں مطمئن نہیں ہوں کہ اس کی طرف ریفر کیا جائے کیونکہ اس میں جو لوگ لائے گئے ہیں وہ غاصتاً سیاسی بنیادوں پر لائے گئے ہیں۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس بل کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصی طور پر عملائے کرام اور ماہرین قانون پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس بل کو اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ قانون سازی اس ایوان کے ممبران کا فرض ہے لیکن اس عجلت اور جلد بازی سے قانون کو پاس کرانے سے ممبران کا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے اگرچہ یہ کام حکومت کرا سکتی ہے۔

اس کے علاوہ اگرچہ حکومت کا یہ اقدام قابل تحسین ہے کہ آرڈیننسز کا کارخانہ بند کیا جائے اور تین سال سے قانون سازی کے سلسلے میں جو تعطل تھا اس کو ختم کیا جائے لیکن یہ قانون سازی بھی سوچو بوجھ اور غور و فکر کے بعد کرنی چاہیے۔ خاص طور پر وہ قانون سازی جس کا تعلق اسلامی تعلیمات اور اسلامی فقہ سے ہے اس کو ماہرین کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ آئین پاکستان کے مطابق ہر وہ قانون جو قرآن و سنت کے منافی ہو اگر وہ پاس بھی کیا جائے تو یہ آئین کے خلاف ہے۔ لہذا عجلت اور جلد بازی میں کوئی ایسا قانون پاس نہ کیا جائے جس سے آئین کی خلاف ورزی ہو۔ اس حوالے سے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ یہ بل ایک select committee کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ میں بعد میں بل کی مندرجات کے سلسلے میں تفصیلی طور پر اپنا نکتہ نگاہ پیش کروں گا۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب میری طرف سے تجویز یہ تھی کہ اسے اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا جائے۔ جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے تجویز کیا ہے کہ قانون اور پارلیمانی امور کی کمیٹی اور مذہبی امور کی کمیٹی، جب وہ بنے تو مل کر اس پر غور کرے۔ میرے خیال میں جس جذبے کے تحت راجہ صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے اس کے پیش نظر میں اپنی تجویز میں ترمیم کرتے ہوئے تجویز کرتا ہوں کہ قانون اور پارلیمانی امور کی کمیٹی اور مذہبی امور کی کمیٹی کے مشترکہ اجلاس، اس موضوع پر جب ہوں تو وہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے بھی طلب کریں اور اس کے بعد کسی نتیجے پر پہنچیں اور اس کو ایوان میں رپوٹ کریں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ پروفیسر صاحب، آپ نے ایک واضح رول کے تحت ایک

موشن پیش کی ہے۔ اس موشن کے لئے طریقہ کار یہ ہے کہ آپ نے تحریک پیش کی ہے اس پر بحث ہوئی ہے اب اس پر رائے شماری ہوتی ہے۔ اگر 2/5 اراکین اس کے حق میں آتے ہیں تو یہ بل وہاں چلا جائے گا۔ اگر نہیں آتے تو آپ کی motion defeat ہو جائے گی۔ اگر واپس لینا چاہیں تو بڑے حقوق سے لیں اور ایوان سے اجازت لے لیں۔

پروفیسر اساجد میر۔ پہلی تجویز کو واپس لے کر میں نے نئی تجویز پیش کی ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ سوال یہ ہے کہ دو چیزیں ایک وقت نہیں ہو سکتیں۔ آپ موشن کو واپس لینا چاہتے ہیں تو واپس لیں پھر نئی موشن اگر لانا چاہتے ہیں تو لائیں۔

Prof. Sajid Mir: I wish to withdraw my earlier suggestion.

جناب جمیل الدین علی۔ پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! راجہ صاحب کی جو تجویز ہے اس کا legal status اس وقت کیا ہے مطلقاً میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس موشن کی اپوزیشن میں آئے گی یا ترمیم میں آئے گی، کیا ہو گا۔
جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ آپ تشریف رکھیں۔

We will come to that later on. The question is that has Prof. Sajid Mir the leave of the House to withdraw his motion?

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: I think he has the leave of the House and the motion is withdrawn.

پروفیسر اساجد میر۔ جناب میری تجویز یہ ہے کہ قانون اور پارلیمانی امور کی کمیٹی جب بھی وہ form ہو، اور مذہبی امور کی کمیٹی جب بھی وہ form ہو، ایک مشترکہ اجلاس میں اس بل پر غور کرے اور اس سلسلے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے بھی لے لے اور اس کے بعد ہاؤس میں رپورٹ کرے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ نہیں اب سوال یہ ہے کہ آپ کی یہ موشن بل کی consideration سے پہلے تو نہیں پاس ہو سکتی۔ بل کی consideration ہونے دیجئے اس موشن

کو پاس ہونے دیکھتے اس کے دوران آپ یہ تجویز پیش کر دیکھتے جس کا جواب فاضل وزیر متعلقہ دیں گے۔
Now please you Ch. Shujaat Hussain move your motion.

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the bill further to amend the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Presiding Officer: The motion is that the bill further to amend the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 [The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Is there any opposition with this motion? I think there is no opposition.

جی حافظ فضل محمد صاحب آپ فرمائیے۔ اب اس کی consideration میں سوال یہ ہے کہ یہ موش ایوان کے سامنے آگئی ہے۔ اب اس پر آپ بحث فرما سکتے ہیں، تجویز پیش کر سکتے ہیں، جو بھی کہنا چاہیں اس میں کہیں۔ اس میں principles of bill جو ہیں وہ سارے discuss ہو سکتے ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ میری یہ تجویز ہے کہ اس بل پر بحث نہ ہو۔ اس کو اس کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے اور وہاں اسلامی نظریاتی کونسل سے بھی کچھ رائے لی جائے، اس کے بعد ایک متفقہ شکل میں یہاں دوبارہ ایوان میں لایا جائے۔ ہماری یہ تجویز ہے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ اس وقت تجویز جو فاضل وزیر صاحب نے پیش کی وہ تو یہ ہے کہ اس کو زیر غور لایا جائے۔ اس کو consideration میں لایا جائے۔ principles of the bill کے متعلق اگر کوئی رکن بات کرنا چاہتے ہیں تو بڑے شوق سے فرمائیے اور اسی کے دوران آپ کوئی تجویز کرنا چاہتے ہیں تو تجویز بھی پیش کیجئے۔ جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ جناب یہ ایک اہم بل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کل تک اس کو delay کیا جائے اور یہ جو علماء کرام ہیں ان کو کل صبح وزیر موصوف اکٹھے بٹھا کر انکو اعتماد میں لے کر اور اس میں جو amendments ہیں ان کو ساتھ لا کر پھر پاس کیا جائے کیونکہ کل بارہ بجے رات تک اس کا ٹائم ہے۔ اس طرح جلدی نہ کی جائے اور اس کو ابھی پاس نہ

کیا جائے کیونکہ قرآن اور سنت میں جو سزا مقرر کی گئی ہے، اس کے خلاف یہ پاس ہو رہی ہے اور اگر راجہ صاحب نے جو یقین دہانی کرائی ہے اگر کل وہ اس یقین دہانی پر عمل نہ کریں تو ----
 - معزز رکن ساجد صاحب نے جو تجویز پیش کی تھی کہ اس کو نظریاتی کونسل کو بھیجا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اگر اس نے واپس لے لی تو ابھی اس کو رستے دیا جائے۔ کل یہ جو علماء کرام ہیں آپس میں بیٹھ کر ان کی amendments ہیں، ان کو لا کر اس کو پاس کیا جائے۔

پروفیسر ساجد میر - جناب چیئرمین! میری معلومات کے مطابق یہ بل وہ نہیں ہے جس کی بابت معزز رکن نے کہا کہ کل بارہ بجے expire ہو جائے گا، ختم ہو جائے گا، وہ Ordinance نہیں ہے جس کے مطابق یہ بل لایا جا رہا ہے وہ دوسرا Ordinance تھا جو پہلے ہم پاس کر چکے ہیں۔ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے جو اس وقت زیر غور ہے اس کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ کل بارہ بجے والی حد نہیں ہے جو کہ فاضل ممبر کے ذہن میں ہے۔ اس لئے اس سے قطع نظر میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا، جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے اپنی پہلی تقریر میں کہ جہاں تک اس بل کے مقاصد کا تعلق ہے اس میں، میں نہیں سمجھتا کہ کسی کو اختلاف ہو سکتا ہے۔ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں سنگین جرائم کو ختم کیا جائے اور ان سنگین جرائم میں سرفہرست یہ gang rape کا جرم ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے جو بھی قدم حکومت اٹھانے میرے خیال میں ہم سب کو اسے support کرنا چاہیئے۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان ہم اس طریقے سے support کریں جو طریقہ ہمارے لئے اسلام نے تجویز کیا ہے۔ صرف طریقہ پر بحث ہے جہاں تک اس کے مقصد کا تعلق ہے تو اس سے کسی کو میں سمجھتا ہوں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس طریقے کو طے کرنے کے لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے، پہلے میری تجویز یہ تھی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو یہ ہاؤس بھیجے لیکن اس میں جس جذبے کے تحت محترم قائد ایوان نے تجویز پیش کی ان دونوں تجویزوں کو ملا کر ان کو club کرتے ہوئے میں یہ تجویز ایک دفعہ پھر پیش کر رہا ہوں آپ کے ذریعے ہاؤس کے سامنے کہ اس بل کو consideration کے لئے ان کمیٹیوں کے پاس بھیجا جائے جن کا ذکر ہوا یعنی قانون و پارلیمانی امور کی کمیٹی اور مذہبی امور کی کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں اور ہاؤس ان کو یہ suggest کرے کہ وہ اس پر اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے بھی لیں تاکہ ان کمیٹیوں کی رائے بھی آئے، اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے بھی آئے اور پھر اسے ایک بہتر شکل میں اور اس شکل میں جو کہ اسلام

کے نزدیک جائز اور پسندیدہ ہے ، اس کو پاس کیا جائے۔

جہاں تک محترم ریٹائرڈ جج رفیق تارڑ صاحب اور ہمارے فاضل ممبر کے اس بیان کا تعلق ہے کہ تعزیر کے طور پر موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے ، اس پر بھی وہ کمیٹیاں غور کر سکتی ہیں اور یقیناً وہ بھی ایک چیلو ہے جس پر غور کرنا چاہیئے ۔ ان سارے معاملات پر غور کرنے کے بعد ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس حکومت کے بارے میں ، جس کے بارے میں عوام کے اندر یہ تاثر ہے کہ یہ دین اور دینی اقدار کو اہمیت دینے والی حکومت ہے ، اور پارٹی ہے ، اس کے بارے میں ہم یہ نہیں چاہتے کہ عوام کے اندر یہ تاثر بدلے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ قانون اور اس کے جو ذمہ دار حضرات ہیں ان کو خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دینی چاہیئے ، ان کو جلدی میں کوئی اقدام ایسا نہیں کرنا چاہیئے جو کہ حکومت کے ایسے نام کو بڑھانے والا ہو۔ اس وقت جو پوزیشن ہے ، عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی پارٹی اس سے پہلے برسرِ اقتدار تھی جو کہ دینی اقدار سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتی تھی اور اس کے مقابلے میں ایک ایسی پارٹی آئی ہے اور اس کے ساتھ ایسی دینی جماعتیں شامل ہیں جو دینی اقدار کو بڑی اہمیت دیتی ہیں ۔ اصل تو جیسا کہ قائد ایوان نے کہا کہ ہماری اصل جوابدہی اللہ کے سامنے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو ہماری وابستگی ہے وہ باقی وابستگیوں سے بالاتر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ عوام کے اندر یہ جو تاثر قائم ہے اور درست تاثر ہے اس تاثر کو بھی ہمیں قائم رکھنا ہے اور تاثر کو ختم ہونے یا کم ہونے سے بچانے کی بھی ہمیں کوشش کرنی ہے۔ اس کے پیش نظر میں ایک دفعہ پھر بڑے ادب کے ساتھ یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس بل کو further غور کرنے کے لئے ان کمیٹیوں کے سپرد کیا جائے اور ان کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اس پر لازماً اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے حاصل کریں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ جناب تارڑ صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ۔ جناب والا! میں نے یہ کہا تھا کہ اس جرم کی نوعیت کو اگر دیکھا جائے کہ کچھ لوگ اسلئے کے زور پر کسی شریف آدمی کے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان سے وہ زور ، کپڑا ، پیسہ اور نقدی ہر چیز چھین لیتے ہیں اور اس کے بعد والدین کی موجودگی میں ان کی بیٹیوں کے ساتھ gang rape کرتے ہیں ، بھائیوں کی موجودگی میں بہنوں

کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تو یہ جرم فساد فی الارض میں آتا ہے اور سارے مفسرین نے یہی کہا ہے۔ میں نے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی تفسیر دیکھی ہے۔ اس میں بھی ہے، 'مولانا امین احسن اصلاحی کی سہمہ القرآن تفسیر میں نے دیکھی ہے اس میں بھی یہ ہے تو اس پہلو سے میں علماء کرام کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کو اس تناظر میں دیکھا جائے اور پھر یہ فیصلہ کیا جائے کہ یہ محض زنا ہے یا فساد فی الارض میں آتا ہے۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ جی جناب۔

حاجی محمد شاہ آفریدی۔ جناب چیئرمین صاحب آپ کا شکریہ۔ ابھی جناب والا جو بل پیش ہوا ہے وہ gang rape کو فوری طور پر رکوانے کے لئے ہوا ہے۔ اس میں اگر کوئی مولوی صاحبان تجویز دے سکتے ہیں تو پھر وہ ہوتی رہیں گی اور اس میں آہستہ آہستہ ترمیم ہوتی جائے گی اور یہ اسلامی روح کے برابر ہو جائے گا لیکن ابھی اس gang rape کو رکوانا نہایت ضروری ہے۔ جناب والا! میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں آپ کو بتا سکوں کہ کیوں بچوں کے ساتھ اتنا ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے جس کو روکنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ اسلام کے نام پر ہمارا پاکستان بنا ہے اور یہ بل بھی آہستہ آہستہ اسلامی اقدار حاصل کر لے گا لیکن اس ظلم کو رکوانے کے لئے اس کو پاس کرنا بہت ضروری ہے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ جی ڈاکٹر جاوید صاحب۔

ڈاکٹر محمد جاوید اقبال: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون میں کوئی ایسی قباحت نہیں ہے اور قانون سازی ہمیشہ اس وقت کی جاتی ہے جس وقت کوئی ایسا مسئلہ ہو جس کا قوم کو سامنا کرنا پڑتا رہا ہو۔ اس ملک میں تین چار نئے قسم کے offences پیدا ہوئے ہیں۔ خاص طور پر عورتوں کے oppression کے سلسلے میں وہ پیدا ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ gang rape والا مسئلہ ہے، ایک یہ tendency ہے کہ عورتوں کو تنگ کر کے انجھایا جاتا ہے، بازاروں میں پھرا یا جاتا ہے اور ایک مردہ عورتوں کو قبر سے نکال کر ان کے ساتھ زنا کیا جاتا ہے۔ یہ تین چار ایسے offences ہیں جن کی مثال ہماری اپنی تاریخ میں پہلے نہیں ملتی۔ اور یہ offences اس ملک میں ہو رہے ہیں باوجود اس کے کہ یہاں پر حدود آرڈینمنس نافذ ہیں اور یہ جو حدود آرڈینمنس اس انداز میں نافذ کئے گئے، آج تک کبھی ان کا اطلاق نہیں ہوا۔ یہ decorative

ہیں اور cosmetic ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جس وقت آپ علماء حضرات سے پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ایسے offences ہیں جن کی سزائیں اتنی سخت ہیں، اس لئے ان کے لئے proof بھی بڑا سخت رکھا گیا ہے۔ تو اس وجہ سے وہ صرف decorative and cosmetic laws ہیں۔ ان کا اخلاق ہماری سوسائٹی پر نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے وہ crimes کو روکنے کا باعث نہیں بن سکے۔ اب یہ جو تین offences ہیں جن کا میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے اور جس کے متعلق ہمارے صاحب نے بھی بتایا ہے کہ وہ فساد فی الارض کے زمرے میں آتے ہیں۔ وہ درست ہے وہ فساد فی الارض میں ہی آتے ہیں، لیکن سوال یہاں پر proof کا ہے کہ proof کا جو حدود کے لئے standard ہے، تعزیر کے لئے وہ standard نہیں ہے اور یہ جو سزا نافذ کی گئی ہے یا جو جرم بتایا جا رہا ہے اور جس کی سزا نافذ کی جا رہی ہے، یہ تعزیر میں ہے، اس کا کوئی تعلق حد سے نہیں ہے۔ آپ نے یہاں ذکر کیا ہے کہ حد میں جو شادی شدہ مرد ہے یا شادی شدہ عورت ہے اس کے لئے مختلف سزا کا تعین ہے اور جو غیر شادی شدہ ہیں ان کے لئے مختلف سزا کا تعین ہے، وہ درست ہے، وہ حد والے offences میں اس قسم کی differentiation ہے لیکن تعزیر والے offences میں ایسی کوئی مشکل نہیں ہے جو پیش آتی ہے۔ اس وقت صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ جس جرم کی گنجائش اس وقت ہمارے قانون میں نہیں ہے اور حدود آرڈینمنسز میں بھی یہ concept نہیں ہے gang rape کا، انہوں نے اس کی سزا تعزیر کے تحت کر دی ہے اور تعزیر میں جو evidence کا standard ہے وہ بھی اتنا سخت نہیں رکھا گیا جو حدود میں ہے۔ لہذا ہم اس جرم کا ہدراک اسی طرح کر سکتے ہیں کہ اس قانون کو پاس کیا جائے جس شکل میں یہ ہے۔ اور اگر ہم نے یہ کوشش کی کہ صاحب اس میں تو اسلام involve ہوتا ہے لہذا یہ کمیٹیوں کو دے دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ gang rape ہوتے رہیں گے۔ یہاں یہ ایک سال اور آپ لگا دیں گے اس قانون کو پاس کرنے میں۔ تو بہتر یہی ہے میری رائے میں کہ یہ قانون فوری طور پر پاس ہونا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ صاحب آپ تو بول چکے ہیں۔

حافظ فضل محمد: صرف ایک بات کرنی تھی۔ جناب چیئرمین! جیسے کہ پروفیسر

ساجد میر صاحب نے بہت ہی شاندار انداز میں وضاحت فرمائی۔ ہمیں اس بل کے مقاصد سے قطعاً

اختلاف نہیں ہے لیکن اس میں ایک صورت نہیں ہے۔ یہ اتہائی مبہم ہے۔ اس میں تقریباً آٹھ دس صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اور ہر صورت کی جو الگ الگ سزا ہے اور وہ الگ الگ جرم کی مد میں آتی ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ باقاعدہ اتہائی سنجیدگی سے اس کی تمام صورتوں پر ہر پہلو سے اور تمام اطراف سے اس پر غور کیا جائے اس کی مختلف صورتوں کو سامنے لایا جائے۔ اور اس کی حد والی صورت ہے، اصل بنیادی بات یہ ہے کہ جس عمل کے لئے ایک سزا جب تجویز کی گئی ہے اللہ کی طرف سے تو اس کے لئے آپ دوسری سزا تجویز نہیں کر سکتے۔

بل میں آپ نے عنوان زنا کا دیا ہے۔ جب ایک دفعہ آپ نے عنوان زنا کا دیا تو زنا وہ عمل ہے جس کے لئے اللہ نے سزا تجویز فرمائی ہے اب آپ دوسری سزا تجویز نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر آپ ان معاملات کو کٹرول کرنے کے لئے یہ کر رہے ہیں تو اس کے لئے کچھ دوسری قسم کی صورتیں آپ نے نکالنی ہیں جس میں عنوان زنا کا نہ ہو، پھر بیشک آپ جو سزا تجویز کریں گے ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ ہمارا اختلاف مقاصد سے نہیں ہے، ہم کہتے ہیں کہ اس میں مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ تمام صورتوں کو الگ الگ کر کے ان کے لئے مختلف سزائیں تجویز کی جائیں۔ ہمارا اصل مقاصد سے کوئی اختلاف نہیں صرف طریقہ کار میں اور اس میں جو مختلف صورتیں ہیں ان میں ابہام ہے اور تفصیل نہیں ہے۔ ہم ان تمام کی تفصیل کو سامنے لانا چاہتے ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ جناب ظریف خان مندوخیل صاحب۔

شیخ ظریف خان مندوخیل۔ جناب والا! راجہ صاحب نے اس بل کی جو وضاحت کی تھی کہ بعد میں کمیٹیوں کو اس میں ترمیم کرنے کی پوری اجازت ہوگی۔ اس کے بعد ہمارا اس بل کے متعلق کوئی اور شک و شبہ نہیں رہا، اسی فلور سے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اس ایوان بالا سے، آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ ۵۰ سال سے ہمارے سامنے پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یا پاکستان کو ہم نے جہاں تک پہنچایا ہے۔ میرے خیال میں ہماری اصلاح صرف اسلامی نظام میں ہوگی۔ میرے خیال میں اس وقت میں صاحب جتنی محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں۔ ان سے یہی امید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے اس ۵ سالہ دور میں اسلامی نظام کا اعلان کر کے ملک کو ساری برائیوں سے چھڑا دیں گے، شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب آپ ایک دفعہ بول چکے ہیں۔ اس موشن

پر آپ ایک دفعہ بول چکے ہیں۔

قاضی محمد انور۔ دوسری موشن پر عرض کر رہا ہوں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ اس موشن پر آپ ایک دفعہ بول چکے ہیں۔

قاضی محمد انور۔ میں بول چکا ہوں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس طرح دیکھیں۔

It is the third time that the people are speaking on that. It is not the first time

that everybody or I am submitting that it is in support of Dr. Javed Iqbal. I just

want to say something. جناب جو حد ہے حد میں چار مرد یا دو مرد آپ کو گواہ چاہئیں۔ اور جو گواہ ہے۔ اس گواہ کی شہادت یہ ہے کہ اس نے خود گناہ کبیرہ نہ کیا ہو، اسلام اس کی شہادت مانتا ہے۔ اسلام ہر آدمی کی شہادت ہی نہیں مانتا، حد میں زنا اور زنا بالجبر میں گواہ ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس میں victim گواہ ہوتی ہے اور victim کی شہادت اکثر ایک جگہ نہیں ہوتی اور victim کی شہادت اسلام کے اس standard میں نہیں آتی۔ جہاں اس کی وجہ سے سزا دی جا سکے۔ تو یہ تعزیر میں آتا ہے اور یہ جرم اتنا زیادہ ہو رہا ہے کہ اس وقت سوسائٹی کو کھا رہا ہے۔ بہت ضروری ہے کہ اس میں فوری طور پر قانون سازی کی جائے۔

Mr. Presiding Officer: I will now put the motion to the vote of the House. Yes, please.

Mr. Muhammad Zafar: Sir, I have been studying for the last few minutes.

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ تشریف رکھئے اس کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب والا! علماء کرام جو کچھ فرما رہے ہیں یہ بھی اپنی جگہ درست ہو گا اور ڈاکٹر اقبال صاحب نے تفصیل کے ساتھ جو بات کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ ان موٹیفوں میں گئے یا ان پیچیدگیوں میں گئے تو یہ بل اس اسمبلی کے دوران نہیں پاس ہو سکے گا۔ مہربانی کر کے بل کو تو پاس کیا جائے۔ اس کے بعد جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا ہے۔ اس میں آپ جو بھی ترمیم کرنا چاہیں وہ کی جا سکتی ہے۔ تو مہربانی کر کے بل کو پاس کیا جائے بلکہ میں

تو یہ کہتا ہوں کہ یہ حکومت اسلامی نظام کو فوری طور پر عمل میں لائے تاکہ یہ گوروں کے جو بل ہیں ان سے جان بچوٹ جائے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ مشر عفر۔

Mr. Muhammad Zafar: Thank you very much for giving the chance, sir.

جناب! اس میں بہت مختصر طور پر میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ sub-section 3 جو اس میں add ہو رہا ہے۔ اگر اس کے متعلق تھوڑا سا غور کر لیا جاتا تو یہ اتنی بحث جو ہوئی ہے شاید یہ نہ ہوتی، اس میں صرف اتنا کہا گیا ہے۔ when Zina Biljabar liable to Taazir is committed - by two or more persons in furtherance of common intention of all, each of such

persons shall be punished with death. جتنے حضرات ہیں، جتنے معزز ممبران ہیں، سب جانتے ہیں کہ تعزیر کا مطلب کیا ہے اور حد کا مطلب کیا ہے اور یہ جتنے عالم دین ہیں یہ سب جانتے ہیں کہ زنا بالجبر کیا ہوتا ہے اور زنا کیا ہوتا ہے اور اس کے لئے شہادت کیا ہوتی ہے اور کس قسم کی ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہ بتایا جاتا کہ زنا کے جرم کو کیسے establish کرنا ہے یا زنا بالجبر کے جرم کو کیسے establish کرنا ہے۔ یا تعزیر کیا ہوتی ہے یا حد کیا ہوتی ہے۔ یہ بل تو ایک دوسری situation contemplate کر رہا ہے۔ وہ یہ ہے Zina: where two persons are party to it, zina is a zina whether by one or by more.

اس میں تو صرف ایک ایسی situation contemplate کی جا رہی ہے۔ اس میں ایک سے بڑھ کر بہت سے لوگ ہیں۔ جو common intention share کرتے ہیں۔ I need not here say what is the definition of common intention and never you want that. I am supposed

to understand this thing as to what is the common intention as defined under the

Pakistan Penal Code. اس لئے کہ اس کو کمپنی کے پاس جانا چاہیئے یا کمپنی کے پاس نہیں جانا چاہیئے یا کوئی اسلامی ایسا نکتہ ہے جو violate ہو رہا ہے۔ اس کا اس سے دور کا بھی کوئی تعلق، واسطہ نہیں ہے۔ یہ تو آج کی سوسائٹی کی جو برائی ہے اس کے ختم کرنے کے لئے ایک deterrent ہے کہ آج اس کو نافذ ہونا چاہیئے تاکہ وہ لوگ جو یہ کام کر رہے ہیں ان کو پتہ چلے

کہ ایسا قانون ہے۔ ایسا قانون ہے جیسا کہ ابھی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ پہلا قانون تو decorative ہے۔ اس کو کبھی بھی enforce کر سکیں گے نہ کبھی وہ enforce ہوگا۔ اس لئے اس میں حد کے لئے اور شہادت کے لئے جو شرائط ہیں اتنی سخت ہیں، اتنی سخت ہیں کہ وہ شرائط کبھی پوری ہو ہی نہیں سکتیں۔ کسی بھی گواہ کے متعلق۔ تو اس صورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اب اس وقت آپ کے پاس یہ موقع ہے اور this is the time that this should be done. I do not understand the objection why this should not be done now?

اس وقت جو بات ہو رہی ہے وہ آپ کے سامنے صرف اتنی ہے

this bill is only providing for the punishment. It is not providing for anything else. Kindly re-read it and I will read it for the House. I will read it only to make up my point. When Zina-bil-Jabar liable to Tazeer is committed by two, I emphasise, two or more persons in furtherance of common intention of all, each of such person shall be punished with that.

اس کے بعد میرے خیال میں کسی اور تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

kindly now take the motion.

Mr. Presiding Officer: Yes, Sajid Mir Sahib.

پروفیسر ساجد میر۔ ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے اسلامی حدود کے بارے میں یہ فرمایا

As far as they have been applied in the law of Pakistan. decorative ہیں۔ کہ وہ اور اسی بات کو بڑھاتے ہوئے محترم عظمیٰ صاحب نے کہا ہے کہ انکا کبھی نفاذ نہیں ہو سکتا۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شہادت اور شہود کے بارے میں جو قوانین موجود ہیں اس کے تحت اگر عدالتیں چاہیں اور اگر انتظامیہ چاہے تو آج بھی ان کا نفاذ ہو سکتا ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ان کی حیثیت decorative ہے۔ اگر آج تک ان کو نافذ نہیں کیا گیا تو اس میں صرف اس بات کا دخل ہے کہ ہماری عدالتوں نے، میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا، اور انتظامیہ نے یہ نہیں چاہا کہ ان کو نافذ کیا جائے۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر یہ کیونکہ کچھ لوٹکوریٹس نے تو سزائیں دیں لیکن اوپر جا کر ان کو نافذ نہیں کیا گیا۔ یا انتظامیہ اور عدالتوں نے

ان کو نافذ نہیں کیا۔ اس لئے decorative کا جو لفظ ہے اس سے مجھے شدید اختلاف ہے۔ وہ اپنی جگہ پر قوانین موجود ہیں ان کی حدود موجود ہیں۔ گواہوں کی حدود موجود ہیں۔ اس کے لئے conversely ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ قانون لانے سے گینگ ریپ کی tendency ختم ہو جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا اس بات کی possibility موجود نہیں ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ اس میں زیادہ گواہوں کی ضرورت نہیں ہے صرف victim گواہ ہوتا ہے۔ کیا کوئی victim یہ نہیں کہہ سکتا، فرض کریں اس کے ساتھ ایک واقعہ نہیں ہوا تو وہ الزام لگاتا ہے کہ اس کے ساتھ واقعہ ہوا ہے۔ اس بنا پر آپ کسی کو اگر سزا دیتے ہیں تو اس کا آپ کے پاس کیا جواز ہوگا۔ قانون میں یہ باتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی ایک قانون کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کبھی نافذ نہیں ہو سکتا یہ ایسی بات نہیں ہے۔ اور نہ ہی اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسی قانون سازی کر سکتے ہیں جو کسی زمانے کے ساتھ relevant نہ ہو اور اس کا نفاذ نہ ہو۔

Mr. Presiding Officer: I will now put the question to the House.

The question is that the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 [The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill, 1997] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The first reading is over. We now pass on to the second reading and I will now put the clauses to the vote of the House. Clause 2, there is no amendment in Clause 2. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Clause 2 forms part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, there is no amendment in Clause 1. I will put it directly to the vote of the House. The question is that Short Title and Commencement be the Short Title and Commencement of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Short Title and Commencement forms

part of the Bill. Next motion please.

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! میں move کرنے سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہوں گا جیسا کہ معزز ممبران نے ابھی فرمایا ہے، راجہ ظفرالحق صاحب کی تجویز بھی آئی ہے کہ تمام ہمارے لاہ اینڈ پارلیمانی آفیسرز کے ممبران کمیٹی اور مذہبی امور کی کمیٹی کے ممبران اور میں یہ بھی کہوں گا کہ جتنے معزز ممبران ہمارے یہاں پر ہیں وہ بھی اگر مزید اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں شمولیت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر - بل پاس کرنے کی موشن تو آپ move کرنا چاہتے

ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین - جی ہاں وہ میں کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ کمیٹی والی جو

meeting کے سلسلہ میں۔۔۔۔۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر - وہ تھرڈ ریڈنگ میں بھی آ سکتی تھی بہر حال آپ

موشن move کریں۔

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the Bill further to amend

Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 [Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill 1997] be passed.

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that the Bill further

to amend the Offences of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979. [The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill 1997] be passed. Is there any opposition of this motion? I will now put the question to the vote of the House. The question is that the Bill further to amend the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance 1979 the Offence of Zina (Enforcement of

Hudood) (Amendment) Bill 1997 be passed.

(The motion was carried)

جناب پریذائڈنگ آفیسر - جی، Sir، بل تو پاس ہو چکا ہے بل پاس ہونے کے بعد تو -----

سید محمد جواد ہادی - میں نے کہا تھا کہ میں اس بل کے مندرجات پر بولنا چاہتا ہوں یہ تو طریقہ نہیں ہوا۔

Mr. Presiding Officer: The Bill is passed. There is no other business before the House.

سید محمد جواد ہادی - یعنی جناب والا! آپ سر نیچے کر کے بل پاس کر رہے ہیں یہ تو طریقہ نہیں ہوا۔

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for tomorrow to meet at 10.a.m.

(The House was then adjourned to meet again on Thursday the 10th of April,
at 10.00. a.m.)
